

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

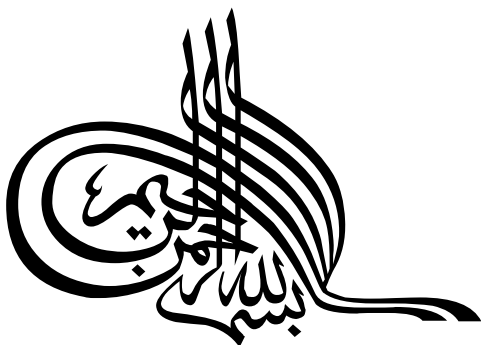
<p>مرج البحرين في مناقب الحسين عليهما السلام</p> <p>ڈاکٹر محمد طاہر القادری</p> <p>محمد ممتاز الحسن باروی، حافظ فرحان قادری (منہاجینز)</p> <p>عبدالخالق بلتستانی، بصیر احمد</p> <p>ابو اویس محمد اکرم قادری</p> <p>فرید ملٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ www.MinhajBooks.com</p> <p>منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور</p> <p>شوکت علی قادری</p> <p>مئی 2003ء 1,100</p> <p>ستمبر 2003ء</p> <p>1,100</p> <p>120 روپے</p> <p>150 روپے (اپورٹڈ کاغذ)</p>	<p>نام کتاب :</p> <p>مؤلف :</p> <p>تحقیق و تدوین :</p> <p>کمپوزنگ :</p> <p>ٹائٹل :</p> <p>زیر اہتمام :</p> <p>مطبع :</p> <p>نگران طباعت :</p> <p>اشاعت اول :</p> <p>اشاعت دوم :</p> <p>تعداد :</p> <p>قیمت :</p>
---	--



نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات ویڈیو کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی ان کی طرف سے ہمیشہ کے لئے تحریک منہاج القرآن کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلیکیشنز)

publications@minhaj.biz



مَوْلَايَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
وَ الْآلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ
أَهْلَ التَّقَى وَ النُّقَى وَ الْحِلْمِ وَ الْكِرَمِ

﴿ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی-۱) ۲-۱-۸۰ پی آئی وی،
مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۲-۲۰ جنرل و ایم ۲/
۷۳-۹۷، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر
۲۳۳۱۱-۶۷-این ۱-۱ / اے ڈی (لابریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ
آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/۹۲، مؤرخہ ۲
جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی
لابریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرست

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۱۳	تسمية النبي ﷺ الحسن و الحسين عليهما السلام ﴿ حضور ﷺ کا اپنے شہزادوں کا نام حسن و حسین علیہما السلام رکھنا ﴾	۱
۱۷	الحسن و الحسين من أسماء الجنة حميهما الله ﴿ حسن اور حسین جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حجاب میں رکھا ﴾	۲
۱۸	قال النبي ﷺ: الحسن و الحسين هما أبنائي ﴿ حضور ﷺ نے فرمایا: حسین کریمین علیہما السلام میرے بیٹے ہیں ﴾	۳
۲۱	الحسن و الحسين عليهما السلام أهل البيت ﴿ حسین کریمین علیہما السلام اہل بیت ہیں ﴾	۴
۲۳	النبي ﷺ هو عصبتهما و وليهما و أبوهما ﴿ حضور نبی اکرم ﷺ ہی حسین کریمین علیہما السلام کا نسب، ولی اور باپ ہیں ﴾	۵
۲۶	إن الحسن و الحسين عليهما السلام خير الناس نسباً ﴿ حسین کریمین علیہما السلام لوگوں میں سے سب سے بہتر نسب والے ہیں ﴾	۶
۲۸	الحسن و الحسين عليهما السلام هما ريحانتي من الدنيا ﴿ حسین کریمین علیہما السلام ہی میرے گلشن دنیا کے پھول ہیں ﴾	۷
۳۱	تأذين النبي ﷺ في أذن الحسن و الحسين عليهما السلام ﴿ حضور ﷺ کا حسین کریمین علیہما السلام کے کانوں میں اذان کہنا ﴾	۸

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۳۳	عقیقۃ النبی ﷺ عن الحسن و الحسين علیہما السلام ﴿ حضور ﷺ کا حسین کریمین علیہما السلام کی طرف سے عقیقہ کرنا ﴾	۹
۳۶	الحسن و الحسين علیہما السلام کا انا أشبه بالنبی ﷺ ﴿ حسین کریمین علیہما السلام سراپا شبیہ مصطفیٰ ﷺ تھے ﴾	۱۰
۳۸	یورث الحسن و الحسين علیہما السلام أو صاف النبی ﷺ ﴿ حسین کریمین علیہما السلام وارثان اوصاف مصطفیٰ ﷺ ﴾	۱۱
۴۱	الحسن و الحسين علیہما السلام سیدا شباب أهل الجنة ﴿ حسین کریمین علیہما السلام تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں ﴾	۱۲
۴۷	الحسن و الحسين علیہما السلام طهرهما الله تطهیرا ﴿ اللہ تعالیٰ نے حسین کریمین علیہما السلام کو کمال تطہیر کی شان عظیم سے نواز دیا ﴾	۱۳
۵۱	قال النبی ﷺ: من أحبني فليحب هذين ﴿ حضور ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے ﴾	۱۴
۵۳	من أحب الحسن و الحسين علیہما السلام فقد أحبني ﴿ جس نے حسین علیہما السلام سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی ﴾	۱۵
۵۶	من أحب الحسن و الحسين علیہما السلام فقد أحبه الله ﴿ جس نے حسین علیہما السلام سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی ﴾	۱۶
۵۷	قال النبی ﷺ: من أحب هذين كان معي يوم القيامة ﴿ حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا ﴾	۱۷

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۵۹	قال النبی ﷺ: اللهم إني أحبهما فأحبهما ﴿ حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر ﴾	۱۸
۶۳	من أبغض الحسن و الحسين عليهما السلام فقد أبغضني ﴿ جس نے حسین کریمین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا ﴾	۱۹
۶۵	من أبغض الحسن و الحسين عليهما السلام أبغضه الله ﴿ جس نے حسین علیہما السلام سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہو گیا ﴾	۲۰
۶۷	قال النبی ﷺ: اللهم عاد من عاداهم و وال من والاهم ﴿ حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ ﴾	۲۱
۶۹	النبي ﷺ حارب لمن حارب الحسن و الحسين عليهما السلام ﴿ جس نے حسن و حسین علیہما السلام سے جنگ کی اس سے حضور ﷺ نے اعلان جنگ فرما دیا ﴾	۲۲
۷۳	قال النبی ﷺ: بأبي و أمي أنتما ﴿ حضور ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ﴾	۲۳
۷۵	فزع النبي ﷺ بيكاء الحسن و الحسين عليهما السلام ﴿ حسین کریمین علیہما السلام کے رونے سے حضور ﷺ پریشان ہو گئے ﴾	۲۴
۷۶	نزل النبي ﷺ من المنبر للحسن و الحسين عليهما السلام ﴿ حضور ﷺ حسین کریمین علیہما السلام کی خاطر اپنے منبر شریف سے نیچے اتر آئے ﴾	۲۵

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۷۸	الحسن والحسين عليهما السلام كانا يمصّان لسان النبي ﷺ ﴿ حسين كريمين عليهما السلام حضورا كرم ﷺ کی زبان مبارک چوستے تھے ﴾	۲۶
۸۰	الحسن والحسين عليهما السلام كانا يلعبان على بطن النبي ﷺ ﴿ حسين كريمين عليهما السلام حضور ﷺ کے شکم مبارک پر کھیلتے تھے ﴾	۲۷
۸۲	ركب الحسن والحسين عليهما السلام على ظهر النبي ﷺ خلال الصلوة ﴿ حسين كريمين عليهما السلام دوران نماز حضور ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے ﴾	۲۸
۸۶	قال النبي ﷺ للحسينين: نعم الراكبان هما ﴿ حضور ﷺ کا حسين كريمين عليهما السلام سے فرمانا: یہ دونوں کیسے اچھے سوار ہیں ﴾	۲۹
۹۱	كان يُطيل النبي ﷺ السجود للحسن والحسين عليهما السلام ﴿ حضورا كرم ﷺ حسين كريمين عليهما السلام کی خاطر سجدوں کو لمبا کر لیتے تھے ﴾	۳۰
۹۳	كان النبي ﷺ يضمّ الحسن والحسين عليهما السلام إليه تحت ثوبه ﴿ حضور ﷺ دونوں شہزادوں کو چادر کے اندر اپنے جسم اطہر سے چمٹا لیتے تھے ﴾	۳۱

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۹۵	أول من يدخل الجنة مع النبي ﷺ هو الحسن والحسين عليهما السلام ﴿ حضور ﷺ کے ساتھ جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ حسین کریمین علیہما السلام ہیں ﴾	۳۲
۹۷	تزيين الله ﷻ الجنة بالحسن والحسين عليهما السلام ﴿ اللہ تعالیٰ کا حسین کریمین علیہما السلام کی موجودگی کے ذریعے جنت کو آراستہ کرنا ﴾	۳۳
۱۰۰	يكون الحسن والحسين عليهما السلام في قبة تحت العرش يوم القيامة ﴿ حسین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن عرش الہی کے گنبد کے نیچے ہوں گے ﴾	۳۴
۱۰۲	يكون الحسن والحسين عليهما السلام مع رسول الله ﷺ يوم القيامة ﴿ حسین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہیں گے ﴾	۳۵
۱۰۵	استعاذة النبي ﷺ للحسن والحسين عليهما السلام ﴿ حضور ﷺ کا حسین کریمین علیہما السلام کے لئے خصوصی دم فرمانا ﴾	۳۶
۱۰۹	ضوء الطريق للحسن والحسين عليهما السلام ببرقة ﴿ آسمانی بجلی کا حسین کریمین علیہما السلام کے لئے راستہ روشن کرنا ﴾	۳۷

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۱۱۱	تشجيع النبی ﷺ و جبریل علیہ السلام للحسنین علیہما السلام علی المصارعة ﴿ حضور ﷺ اور جبریل علیہ السلام کا حسین کریمین علیہما السلام کو داد دینا ﴾	۳۸
۱۱۳	كان النبی ﷺ یقبلُ الحسن و الحسین علیہما السلام ﴿ حضور ﷺ حسین کریمین علیہما السلام کا بوسہ لیتے تھے ﴾	۳۹
۱۱۶	ذهب النبی ﷺ للمباهلة و معه الحسن و الحسین علیہما السلام ﴿ حضور ﷺ مباہلہ کے وقت حسین کریمین علیہما السلام کو اپنے ساتھ لے گئے ﴾	۴۰
۱۱۹	مآخذ و مراجع	✽

فصل: ۱

تسمية النبي ﷺ والحسن والحسين عليهما السلام

﴿حضور ﷺ کا اپنے شہزادوں کا نام حسن و حسین علیہما السلام رکھنا﴾

۱- عن علیؑ قال: لما ولد حسن سماه حمزة، فلما ولد حسين سماه بإسم عمه جعفر۔ قال: فدعاني رسول الله ﷺ و قال: إني أمرت أن أغير إسم هذين۔ فقلت: أله و رسوله أعلم، فسماهما حسنا و حسينا۔

”حضرت علیؑ بیان فرماتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوا تو اس کا نام حمزہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوا تو اس کا نام اس کے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ (حضرت علیؑ فرماتے ہیں) مجھے نبی اکرم ﷺ نے بلا کر فرمایا: مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (حضرت علیؑ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے ان کے نام حسن و حسین رکھے۔“

۱- احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۵۹

۲- ابویعلیٰ، المسند، ۱: ۳۸۴، رقم: ۴۹۸

۳- حاکم، المسند رک، ۴: ۳۰۸، رقم: ۷۷۳۳

۴- مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۲: ۳۵۲، رقم: ۷۳۴

۵- بیہقی، مجمع الزوائد، ۸: ۵۲

۶- ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۷: ۱۱۶

۷- ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۴۷

۸- مزنی، تہذیب الکمال، ۶: ۳۹۹، رقم: ۱۳۲۳

۲۔ عن سلمان رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: سميتهما يعني الحسن والحسين باسم ابني هارون شبرا و شبيرا۔

۱۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۶: ۲۲۳، رقم: ۶۱۶۸

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۸: ۵۲

۳۔ دیلمی، الفردوس، ۲: ۳۳۹، رقم: ۳۵۳۳

۴۔ ابن حجر کی، الصواعق الحرقه، ۲: ۵۶۳

”حضرت سلمان فارسی رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ان دونوں یعنی حسن اور حسین کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھے ہیں۔“

۳۔ عن سالم رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اني سميت ابني هذين حسن و حسين بأسماء ابني هارون شبر و شبيرو۔

۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، ۲: ۷۷۴، رقم: ۱۳۶۷

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۹، رقم: ۳۲۱۸۵

۳۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۳: ۹۷، رقم: ۲۷۷۷

”حضرت سالم رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ان دونوں بیٹوں حسن اور حسین کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھے ہیں۔“

۴۔ عن عكرمة قال: لما ولدت فاطمة الحسن بن علي جاءت به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسماه حسنا، فلما ولدت حسينا جاءت به الى

رسول الله ﷺ فقالت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! هذا أحسن من هذا
تعنى حسينا فشق له من اسمه فسماه حسينا۔

۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۴: ۳۳۵، رقم: ۷۹۸۱

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، ۱۴: ۱۱۹

۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلا، ۳: ۲۸

۴۔ مزى، تهذيب الكمال، ۶: ۲۲۴

”حضرت عکرمہ ؓ سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے
ہاں حسن بن علی علیہما السلام کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں
لائیں، لہذا آپ ﷺ نے ان کا نام حسن رکھا اور جب حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی
تو انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لا کر عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک
وسلم! یہ (حسین) اس (حسن) سے زیادہ خوبصورت ہے لہذا آپ ﷺ نے اس
کے نام سے اخذ کر کے اُس کا نام حسین رکھا۔“

۵۔ عن جعفر بن محمد عن ابیه أن النبی ﷺ اشتق اسم حسین
من حسن و سمي حسنا و حسينا یوم سابعهما۔

۱۔ محب طبری، ذخائر العقبی، ۱: ۱۱۹

۲۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱: ۸۵، رقم: ۱۴۶

”حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی
اکرم ﷺ نے حسین کا نام حسن سے اخذ کیا اور آپ ﷺ نے دونوں کے نام حسن
اور حسین علیہما السلام ان کی پیدائش کے ساتویں دن رکھے۔“

۶۔ عن علی بن ابی طالب ؓ قال: لما ولدت فاطمة الحسن
جاء النبی ﷺ فقال: أرونی ابني ما سمیتموه؟ قال: قلت: سمیته

حرباً فقال: بل هو حسن فلما ولدت الحسين جاء رسول الله ﷺ فقال: أروني ابني ما سميتموه؟ قال: قلت: سميتته حرباً قال: بل هو حسين ثم ولدت الثالث جاء رسول الله ﷺ قال: أروني ابني ما سميتموه؟ قلت: سميتته حرباً۔ قال: بل هو محسن۔ ثم قال: إنما سميتهم بإسم ولد هارون شبر و شبير و مشبر۔

۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۰، رقم: ۴۷۷۳

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۱۸، رقم: ۹۳۵

۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۱۰، رقم: ۶۹۸۵

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۹۶، رقم: ۴۷۷۳، ۴۷۷۴

۵۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۸: ۵۲

۶۔ عسقلانی، الاصابہ، ۶: ۴۳۳، رقم: ۸۲۹۶

عسقلانی نے اس کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔

۷۔ بخاری، الادب المفرد، ۱: ۲۸۶، رقم: ۸۲۳

”حضرت علیؑ روایت کرتے ہیں کہ جب فاطمہ کے ہاں حسن کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حسین کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسین ہے۔ پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر، شبیر

اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔“

فصل: ۲

الحسن والحسين من أسماء الجنة حجبهما الله

﴿ حسن اور حسین جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں

جن کو اللہ تعالیٰ نے حجاب میں رکھا ﴾

۷۔ عن المفضل قال: إن الله حجب اسم الحسن والحسين حتى
سمى بهما النبي ﷺ ابنيه الحسن والحسين۔

۱۔ نہانی، الشرف المؤید: ۴۲۴

۲۔ نووی، تہذیب الأسماء، ۱: ۶۴، رقم: ۱۱۸

۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۲: ۱۳

”مفضل سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حسن اور حسین کے
ناموں کو حجاب میں رکھا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے بیٹوں کا نام حسن
اور حسین رکھا۔“

۸۔ عن عمران بن سليمان قال: الحسن و الحسين اسمان من
أسماء أهل الجنة لم يكونا في الجاهلية۔

۱۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱: ۶۸، رقم: ۹۹

۲۔ ابن حجر کئی، الصواعق المحرقة: ۱۹۲

۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۲: ۲۵

۴۔ مناوی، فیض القدر، ۱: ۱۰۵

”عمران بن سلیمان سے روایت ہے کہ حسن اور حسین اہل جنت کے

ناموں میں سے دو نام ہیں جو کہ دورِ جاہلیت میں پہلے کبھی نہیں رکھے گئے تھے۔“

فصل: ۳

قال النبي ﷺ: الحسن والحسين هما أبنائي

﴿ حضور ﷺ نے فرمایا: حسنین کریمین علیہما السلام میرے

بیٹے ہیں ﴾

۹۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: رأيت رسول الله ﷺ

أخذ بيد الحسن والحسين ويقول: هذان أبنائي۔ (۹)

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے حسن و حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں۔“

۱۰۔ عن فاطمة سلام الله عليها قالت: أن رسول الله ﷺ أتاه يوماً

فقال: أين ابنائي؟ فقالت: ذهب بهما علي، فتوجه رسول الله ﷺ

فوجدهما يلعبان في مشربة و بين أيدهما فضل من تمر۔ فقال: يا

علي! ألا تغلب ابني قبل الحر۔ (۱۰)

(۹) ۱۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۳۸۴

۲۔ دیلمی، الفردوس، ۲: ۳۳۶، رقم: ۶۹۷۳

۳۔ ابن جوزی، صفوة الصفوة، ۱: ۷۳۷

۴۔ محبت طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ۱: ۱۲۴

(۱۰) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۰، رقم: ۴۷۷۴

۲۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱: ۱۰۴، رقم: ۱۹۳

”سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: علیؑ ان کو ساتھ لے گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ان کی تلاش میں متوجہ ہوئے تو انہیں پانی پینے کی جگہ پر کھیلنے ہوئے پایا اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں بچی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! خیال رکھنا میرے بیٹوں کو گرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔“

۱۱۔ عن المسیب بن نجبة قال: قال علی بن ابی طالب: قال النبی ﷺ: إن کل نبی اعطی سبعة نجباء أو نقباء، و أعطیت أنا أربعة عشر۔ قلنا: من هم؟ قال: أنا و أبناى و جعفر و حمزة و أبوبکر و عمر و مصعب بن عمیر و بلال و سلمان و المقداد و حذيفة و عمار و عبد الله بن مسعود۔ (۱۱)

”مسیب بن نجبة حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب یا نقیب عطا کئے گئے جبکہ مجھے چودہ عطا

(۱۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶: ۱۲۳، کتاب المناقب، رقم: ۳۷۸۵

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۲۲، رقم: ۱۲۰۵

۳۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۱: ۱۸۹، رقم: ۲۲۳

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۶: ۲۱۵، رقم: ۶۰۴۷

۵۔ ابن موی، معاصر المختصر، ۲: ۳۱۴

۶۔ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۱: ۲۲۵، رقم: ۷، ۸

۷۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، ۳: ۱۱۴۰

۸۔ حلبی، السیرة الحلبیة، ۳: ۳۹۰

۹۔ ابن احمد خطیب، وسیلة الاسلام، ۱: ۷۷

کئے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی ؑ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو حضرت علی ؑ نے بتایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور عبداللہ بن مسعود ؑ۔“

۱۲۔ عن علی ؑ قال: ان الله جعل لكل نبي سبعة نجباء و جعل لنبينا أربعة عشر، منهم: أبو بكر و عمر و عليّ و الحسن و الحسين و حمزة و جعفر و أبوذر و عبدالله بن مسعود و المقداد و عمار و سلمان و حذيفة و بلال۔ (۱۲)

”حضرت علی ؑ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے سات نجباء بنائے جبکہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کو چودہ نجیب عطا کئے۔ ان میں ابوبکر، عمر، علی، حسن، حسین، حمزہ، جعفر، ابوذر، عبداللہ بن مسعود، مقداد، عمار، سلمان، حذیفہ اور بلال ؑ شامل ہیں۔“

۱۲ (۱)۔ ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۴: ۲۸۴، رقم: ۶۹۵۷

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحاب، ۱: ۲۲۸، رقم: ۶۷۲

۳۔ دارقطنی، العلل، ۳: ۲۶۲، رقم: ۳۹۵

۴۔ ابن جوزی، العلل المتناہیہ، ۱: ۲۸۴، رقم: ۴۵۵

فصل: ۴

الحسن و الحسين عليهما السلام أهل البيت

﴿حسین کریمین علیہما السلام اہل بیت ہیں﴾

۱۳۔ عن أم سلمة رضی اللہ عنہا أن رسول اللہ ﷺ جمع فاطمة و حسنا و حسینا ثم أدخلهم تحت ثوبه ثم قال: اللهم هؤلاء أهل بيتي۔ (۱۳)

”ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین علیہما السلام کو جمع فرما کر ان کو اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“

۱۴۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال: لما نزلت هذه الآية (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ) دعا رسول اللہ ﷺ: عليا و فاطمة و

(۱۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۳، رقم: ۲۶۶۳

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۰۸، رقم: ۲۹۶

۳۔ ابن موی، معصر المختصر، ۲: ۲۶۶

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۸، رقم: ۴۷۰۵

۵۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۸

۶۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۸۶

(۱۴) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۷، کتاب فضائل الصحابة، رقم: ۲۴۰۴

۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۲۲۵، کتاب تفسیر القرآن، رقم: ۲۹۹۹

۳۔ احمد بن حنبل، المستدرک، ۱: ۱۸۵، رقم: ۱۶۰۸

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۳، رقم: ۴۷۱۹

←

حسنا و حسينا فقال: اللهم هؤلاء اهلى۔ (۱۴)

”حضرت سعد بن ابى وقاص رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ جب آیت مبارکہ ”آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ“ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔“

۱۵۔ عن ابى سعيد الخدرى رضي الله عنه فى قوله (انَمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ) قال: نزلت فى خمسة فى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و على و فاطمة و الحسن و الحسين۔ (۱۵)

”حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”اے نبی کے گھر والو! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے“ کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ آیت مبارکہ ان پانچ ہستیوں کے بارے میں نازل ہوئی: حضور نبی اکرم، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام۔“

فائدہ: انہی پانچ ہستیوں کی متذکرہ تخصیص کے باعث عامۃ المسلمین میں ”پنج تن“

..... ۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۶۳، رقم: ۱۳۱۷

۶۔ دورقی، مسند سعد، ۱: ۵۱، رقم: ۱۹

۷۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۲۵

(۱۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۸۰، رقم: ۳۲۵۶

۲۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۲۳، رقم: ۳۲۵

۳۔ ابن حبان، طبقات الحدیث، ۳: ۳۸۴

۴۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰: ۲۷۸

۵۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲: ۶۲۲

کی اصطلاح مشہور ہے۔ جو شرعاً درست ہے اس میں کوئی مبالغہ یا اعتقادی غلو ہرگز نہیں۔

فصل : ۵

النبی ﷺ هو عصبتہما و ولیہما و أبوہما

﴿ حضور نبی اکرم ﷺ ہی حسنین کریمین علیہما السلام کا

نسب، ولی اور باپ ہیں ﴾

۱۶۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: كل بني انثى فان عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمة، فإنی أنا عصبتهم و أنا أبوہم۔ (۱۶)

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ

(۱۶) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۱

۲۔ پیشی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۲۴

۳۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۶: ۱۳۹

۴۔ صنعانی، سبل السلام، ۴: ۹۹

اس روایت میں بشر بن مہران کو ابن حبان نے ’(الثقات، ۸: ۱۴۰)‘ میں ثقہ شمار کیا ہے۔

۵۔ حسینی، البیان والتعریف، ۲: ۴۴، رقم: ۱۳۱۴

۶۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۲۱

ہوں۔“

۱۷۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول : كل سبب و نسب منقطع يوم القيامة ما خلا سببی و نسبی كل ولد أب فان عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمه فإنی أنا ابوهم و عصبتهم۔ (۱۷)

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے سوا ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔ ہر بیٹے کی باپ کی طرف نسبت ہوتی ہے ماسوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔“

(۱۷) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۲۶، رقم: ۱۰۷۰

۲۔ حسینی، البیان والتعریف، ۲: ۱۴۵، رقم: ۱۳۱۶

۳۔ محبت طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ۱: ۱۶۹

مختصراً یہ روایت درج ذیل محدثین نے روایت کی ہے:

۴۔ عبدالرزاق، المصنف، ۶: ۱۶۴، رقم: ۱۰۳۵۴

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۶۴، رقم: ۱۳۱۷۲

۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۳۵۷، رقم: ۶۶۰۹

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۳

۸۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۷۲

(۱۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۹، رقم: ۴۷۷۰

۲۔ ابویعلیٰ، المسند، ۲: ۱۰۹، رقم: ۶۷۴۱

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۳

۴۔ سخاوی، انتخاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول و ذوی الشرف: ۱۳۰

۱۸۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لكل بنی أم عصبۃ

ینتمون الیہم إلا ابنی فاطمة فأنا ولیہما و عصبتهما۔ (۱۸)

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ماں کے بیٹوں کا آبائی خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، پس میں ہی ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔“

۱۹۔ عن فاطمة الكبرى سلام اللہ علیہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لكل

بنی أنثی عصبۃ ینتمون إلیہ إلا ولد فاطمة، فأنا ولیہم و أنا عصبتهم۔ (۱۹)

”سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر عورت کے بیٹوں کا خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، پس میں ہی ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔“

(۱۹) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۲۲۳، رقم: ۱۰۴۲

۲۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۲: ۱۰۹، رقم: ۶۷۴۱

۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۳۳

۴۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۱: ۲۸۵

۵۔ دیلمی، الفردوس، ۳: ۲۶۴، رقم: ۴۷۸۷

۶۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۱۹: ۴۸۳

۷۔ عجلونی، کشف الخفا، ۲: ۱۵۷، رقم: ۱۹۶۸

فصل: ۶

إن الحسن و الحسين علیہما السلام خیر الناس نسباً
 ﴿حسین کریمین علیہما السلام لوگوں میں سے سب سے بہتر
 نسب والے ہیں﴾

۲۰۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: أيها الناس! ألا أخبركم بخير الناس جدا و جدة؟ ألا أخبركم بخير الناس عما و عممة؟ ألا أخبركم بخير الناس خالا و خالة؟ ألا أخبركم بخير الناس أباً و أمماً؟ هما الحسن و الحسين، جدہما رسول اللہ، و جدتہما خديجة بنت خويلد، و أمہما فاطمة بنت رسول اللہ، و أبوہما علی بن أبی طالب، و عمہما جعفر بن أبی طالب، و عمتہما أم ہانی بنت أبی طالب، و خالہما القاسم بن رسول اللہ، و خالاتہما زینب و رقیبة و

(۲۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۶: ۲۶۳، رقم: ۳۶۸۲

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۲۹۸، رقم: ۶۳۶۲

۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳: ۲۲۹

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۴

۵۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۸، رقم: ۳۳۲۷۸

۶۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ۱: ۱۳۰

أم كلثوم بنات رسول الله، جدهما في الجنة و أبوهما في الجنة و أمهما في الجنة، و عمهما في الجنة و عمتهما في الجنة، و خالاتهما في الجنة، و هما في الجنة۔ (۲۰)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے نہ بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ رسول اللہ کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ ان کے نانا، والد، والدہ، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ (سب) جنت میں ہوں گے اور وہ دونوں (حسین کریمین) بھی جنت میں ہوں گے۔“

فصل : ۷

الحسن و الحسين علیہما السلام ہما ریحانتای من الدنیا

﴿ حسین کریمین علیہما السلام ہی میرے گلشن دُنیا کے پھول ہیں ﴾

۲۱۔ عن ابن ابی نعم: سمعت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما و سأله عن المحرم، قال شعبة: أحسبه بقتل الذباب، فقال: أهل العراق يسألون عن الذباب و قد قتلوا ابن ابنة رسول الله ﷺ، و قال النبی ﷺ: ہما ریحانتای من الدنیا۔ (۲۱)

”ابن ابونعم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں (محرم کے) مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

(۲۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۷، کتاب فضائل الصحابہ، رقم: ۳۵۴۳

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۸۵، رقم: ۵۵۶۸

۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۲۵، رقم: ۶۹۶۹

۴۔ طیبی، المسند، ۱: ۲۶۰، رقم: ۱۹۲۷

۵۔ ابونعیم اصہبانی، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۵: ۷۰

۶۔ ابونعیم اصہبانی، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۷: ۱۶۸

۷۔ بیہقی، المدخل، ۱: ۵۴، رقم: ۱۲۹

اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نواسے (حسین علیہ السلام) کو شہید کر دیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: وہ دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو پھول ہیں۔“

۲۲۔ عن عبدالرحمن بن ابی نعم: أن رجلا من أهل العراق سأل ابن عمر رضی اللہ عنہما عن دم البعوض یصیب الثوب؟ فقال ابن عمر رضی اللہ عنہما: انظروا إلی هذا یسأل عن دم البعوض و قد قتلوا ابن رسول اللہ ﷺ، و سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: ان الحسن و الحسین هما ریحانتي من الدنيا۔ (۲۲)

”حضرت عبدالرحمن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بیٹے (حسین علیہ السلام) کو شہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو پھول ہیں۔“

(۲۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۵۷، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۷۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۲۳۳، کتاب الادب، رقم: ۵۶۴۸

۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۵۰، رقم: ۸۵۳۰

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۹۳، رقم: ۵۶۷۵

۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۱۳، رقم: ۵۹۴۰

۶۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱۰: ۱۰۶، رقم: ۵۷۳۹

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۱۲۷، رقم: ۲۸۸۴

۸۔ حکمی، معارج القبول، ۳: ۱۲۰

۲۳۔ عن أبی ایوب الأنصاری رضی اللہ عنہ قال: دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین علیہما السلام یلعبان بین یدیه أو فی حجره، فقلت: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم أتحبہما؟ فقال: و کیف لا أحبہما وهما ریحانتی من الدنیا أشمہما۔ (۲۳)

”حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ میرے گلشن دُنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو سونگھتا رہتا ہوں (اُنہی پھولوں کی خوشبو سے کیف و سرور پاتا ہوں)۔“

(۲۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۴: ۱۵۵، رقم: ۳۹۹۰

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱

۳۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۹۹

۴۔ مبارکپوری، تحفۃ الأوحی، ۶: ۳۲

۵۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۸۲

فصل : ۸

تأذین النبی ﷺ فی أذن الحسن والحسین علیہما السلام
 ﴿ حضور ﷺ کا حسین کریمین علیہما السلام کے کانوں میں
 اذان کہنا ﴾

۲۴۔ عن أبي رافع رضی اللہ عنہ: أن النبي ﷺ أذن في أذن الحسن والحسين عليهما السلام حين ولدوا۔ (۲۴)

- (۲۴) ۱۔ روایانی، المسند، ۱: ۴۲۹، رقم: ۷۰۸
 ۲۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۱: ۳۱۳، رقم: ۹۲۶
 ۳۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۳: ۳۱، رقم: ۲۵۷۹
 ۴۔ پیشی، مجمع الزوائد، ۴: ۶۰
 ۵۔ ابن ملقن انصاری، خلاصة البدر المنير، ۲: ۳۹۲، رقم: ۲۷۱۳
 ۶۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۵: ۲۳۰
 ۷۔ صنعانی، سبل السلام، ۴: ۱۰۰
 (۲۵) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۹۷، کتاب الاضاحی، رقم: ۱۵۱۴
 ۲۔ ابوداؤد، السنن، ۴: ۳۲۸، کتاب الادب، رقم: ۵۱۰۵
 ۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۳۹۱
 ۴۔ روایانی، المسند، ۱: ۴۵۵، رقم: ۶۸۲



”حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حسن اور حسین پیدا ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کے کانوں میں اذان دی۔“

۲۵۔ عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال: رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدتہ فاطمة بالصلاة۔ (۲۵)

”حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدۃ فاطمہ کے ہاں حسن بن علی کی ولادت ہونے پر ان کے کانوں میں نماز والی اذان دی۔“

۲۶۔ عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال: رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدتہ فاطمة۔ هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔ (۲۶)

”حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کے ہاں حسین کی ولادت پر ان کے کانوں میں اذان دی۔“

..... ۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۳۱۵، رقم: ۹۳۱

۶۔ عبدالرزاق، المصنف، ۴: ۳۳۶، رقم: ۷۹۸۶

۷۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۹: ۳۰۵

(۲۶) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۹۷، رقم: ۸۸۲۷

حاکم نے اس روایت کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔

۲۔ عسقلانی، تلخیص الجبیر، ۴: ۱۴۹، رقم: ۱۹۸۵

۳۔ ابن ملقن انصاری، خلاصۃ البدرا المنیر، ۲: ۳۹۱، رقم: ۲۷۱۳

۴۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۵: ۲۲۹

فصل : ۹

عقيدة النبي ﷺ عن الحسن و الحسين عليهما السلام

حضور ﷺ کا حسین کریمین علیہما السلام کی طرف سے

عقیدہ کرنا

۲۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما: أن رسول اللہ ﷺ عق عن الحسن و الحسين كبشاً كبشاً۔ (۲۷)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسین کریمین کی طرف سے عقیتے میں ایک ایک دنبہ ذبح کیا۔“

۲۸۔ عن أنس رضی اللہ عنہ: أن النبي ﷺ عق عن الحسن و الحسين بكبشين۔ (۲۸)

(۲۷) ۱۔ ابوداؤد، السنن، ۳: ۱۰۷، کتاب الصحایا، رقم: ۲۸۴۱

۲۔ ابن جارود، المنتقی، ۱: ۲۲۹، رقم: ۱۲-۹۱۱

۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۹: ۳۰۲

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۳۱۶، رقم: ۱۱۸۵۶

۵۔ ابن عبدالبر، التمهید، ۴: ۳۱۴

۶۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰: ۱۵۱، رقم: ۵۳۰۲

۷۔ صنعانی، سبل السلام، ۴: ۹۷

۸۔ ابن رشد، بدایۃ المجتہد، ۱: ۳۳۹

۹۔ ابن موسیٰ، معصر المختصر، ۱: ۲۷۶

(۲۸) ۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۵: ۳۲۳، رقم: ۲۹۴۵

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۲۲۶، رقم: ۱۸۷۸

←

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین کریمین کی طرف سے دو دبنے عقیقہ کے لئے ذبح کئے۔“

۲۹۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: عقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن و الحسين بکبشین کبشین۔ (۲۹)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین کریمین کی طرف سے عقیقے میں دو دودبنے ذبح کئے۔“

۳۰۔ عن عمرو بن شعیب عن أبيه عن جده: أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم عقی عن الحسن و الحسين، عن كل واحد منهما کبشین اثنين مثلین متکافئین۔ (۳۰)

”حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین میں سے ہر ایک کی طرف

..... ۳۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۷: ۸۵، رقم: ۲۲۹۰

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۴: ۵۷

۵۔ وادیاشی، تحفۃ المحتاج، ۲: ۵۳۸، رقم: ۱۷۰۱

(۲۹) ۱۔ نسائی، السنن، ۷: ۱۶۵، کتاب العقیقہ، رقم: ۴۲۱۹

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۳: ۷۶، رقم: ۴۵۴۵

۳۔ سیوطی، تنویر الحواکک، ۱: ۳۳۵، رقم: ۱۰۷۱

۴۔ زرقانی، شرح الموطا، ۳: ۱۳۰

۵۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۵: ۲۲

۶۔ مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، ۵: ۸۷

۷۔ صنعانی، سبل السلام، ۴: ۹۸

(۳۰) حاکم، المستدرک، ۴: ۲۶۵، رقم: ۷۵۹۰

سے ایک ہی جیسے دو دو دن بنے عقیقہ میں ذبح کئے۔“

۳۱۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا أنها قالت: عقی رسول اللہ ﷺ عن حسن شاتین و عن حسین شاتین، ذبحہما یوم السابع۔ (۳۱)

”ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین کی پیدائش کے ساتویں دن ان کی طرف سے دو دو بکریاں عقیقہ میں ذبح کیں۔“

۳۲۔ عن علیؑ أن رسول اللہ ﷺ عقی عن الحسن و الحسين۔ (۳۲)

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسین کریمین کی طرف سے عقیقہ کیا۔“

(۳۱) ۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۴: ۳۳۰، رقم: ۷۹۶۳

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۴: ۵۸

۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۲: ۱۲۷، رقم: ۵۳۱۱

۴۔ وادیاثی، تحفۃ المحتاج، ۲: ۵۳۷، رقم: ۱۷۰۰

۵۔ بیہقی، موارد العظماء، ۱: ۲۶۰، رقم: ۱۰۵۶

۶۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ، ۱: ۸۵، رقم: ۱۴۸

(۳۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۲۹، رقم: ۲۵۷۲

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۴: ۵۸

فصل : ١٠

الحسن والحسين عليهما السلام كانا أشبه بالنبى ﷺ

﴿حسین کریمین علیہما السلام سراپا شبیہ مصطفیٰ ﷺ تھے﴾

۳۳۔ عن علیؑ قال: الحسن أشبه برسول الله ﷺ ما بين الصدر إلى الراس، والحسين أشبه بالنبى ﷺ ما كان أسفل من ذلك۔ (۳۳)

”حضرت علیؑ روایت کرتے ہیں کہ حسن سینہ سے سرتک رسول اللہ ﷺ کی کامل شبیہ تھے اور حسین سینہ سے نیچے تک حضور ﷺ کی کامل شبیہ تھے۔“

۳۴۔ عن علیؑ قال: من سره أن ينظر إلى أشبه الناس برسول الله ﷺ ما بين عنقه إلى وجهه فلينظر إلى الحسن بن عليّ، و من سره أن ينظر إلى أشبه الناس برسول الله ﷺ ما بين عنقه إلى كعبه خلقا و

(۳۳) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۶۰، ابواب المناقب، رقم: ۵۷۷۹

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۹۹، رقم: ۷۷۷

۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۰، رقم: ۶۹۷۴

۴۔ طیبلسی، المسند، ۱: ۹۱، رقم: ۱۳۰

۵۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۷: ۷۷۷، رقم: ۱۳۶۶

۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارة، ۲: ۳۹۴، رقم: ۷۸۰، ۷۸۱

۷۔ پیشی، موارد الظمان، ۱: ۵۵۳، رقم: ۲۲۳۵

۸۔ ابن جوزی، صفوة الصفوة، ۱: ۶۳۷

۹۔ ذہبی، سير أعلام النبلاء، ۳: ۲۵۰

لونا فلينظر إلى الحسين بن علي - (۳۴)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حسن بن علی کو دیکھ لے اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگت اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حسین بن علی کو دیکھ لے۔“

۳۵ - عن انس رضی اللہ عنہ قال: كان الحسن و الحسين أشبههم برسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۳۵)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن و حسین علیہما السلام دونوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔“

۳۶ - عن محمد بن الضحاک الحزامی قال: كان وجه الحسن بن علی يشبهه وجه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و كان جسد الحسين يشبهه جسد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۳۶)

”محمد بن ضحاک حزامی روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی علیہما السلام کا چہرہ مبارک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کی شبیہ تھا اور حسین علیہ السلام کا جسم مبارک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کی شبیہ تھا۔“

(۳۴) طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۹۵، رقم: ۲۷۶۸، ۲۷۵۹

(۳۵) عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۲: ۷۷، رقم: ۱۷۲۶

(۳۶) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۲

فصل : ۱۱

یرث الحسن والحسین علیہما السلام أو صاف النبی ﷺ

﴿حسین کریمین علیہما السلام..... وارثان اوصاف﴾

مصطفیٰ ﷺ

۳۷۔ عن فاطمة بنت رسول الله ﷺ: أنها أتت بالحسن والحسين أباهما رسول الله ﷺ في شكوة التي مات فيها، فقالت: تورثهما يا رسول الله شيئاً. فقال: أما الحسن فله هيبتي و سؤددى و أما الحسين فله جراتى و جودى۔ (۳۷)

”سیدہ فاطمہ صلوات اللہ علیہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے بابا حضور رسول اکرم ﷺ کے مرض الوصال کے دوران حسن اور حسین کو آپ ﷺ کے پاس لائیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن میری ہیبت و سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت و سخاوت کا۔“

(۳۷) ۱۔ شیبانی، الأحاد والمثنائی، ۱: ۲۹۹، رقم: ۴۰۸

۲۔ شیبانی، الأحاد والمثنائی، ۵: ۳۷، رقم: ۲۹۷۱

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۳، رقم: ۱۰۴۱

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۵

۵۔ شوکانی، درالساجہ: ۳۱۰

۶۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۲۹

۷۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقة، ۲: ۵۶۰

۳۸۔ عن أم أيمن رضى الله عنها قالت: جاءت فاطمة بالحسن و الحسين إلى النبي ﷺ، فقالت: يا نبي الله صلى الله عليك وسلم! انحلهما؟ فقال: نحلته هذا الكبير المهابة والحلم، و نحلته هذا الصغير المحبة والرضى۔ (۳۸)

”حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حسین کریمین علیہما السلام کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ان دونوں بیٹوں حسن و حسین کو کچھ عطا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اس بڑے بیٹے (حسن) کو بیت و بردباری عطا کی اور چھوٹے بیٹے (حسین) کو محبت اور رضا عطا کی۔“

۳۹۔ عن زينب بنت أبي رافع: أتت فاطمة بابنيتها إلى رسول الله ﷺ في شكواه الذي توفي فيه، فقالت لرسول الله ﷺ: هذان ابناك فورثهما شيئا۔ قال: أما حسن فان له هيبتي و سؤددى، و أما حسين فإن له جرأتى و جودى۔ (۳۹)

”حضرت زینب بنت ابی رافع سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کے مرض الوصال کے دوران اپنے دونوں بیٹوں کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض کیا: یہ آپ کے بیٹے ہیں، انہیں اپنی وراثت میں

(۳۸) ۱۔ دیلمی، الفردوس بہا ثور الخطاب، ۲: ۲۸۰، رقم: ۷۸۲۹

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۶۰، رقم: ۳۷۷۱۰

(۳۹) ۱۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۹۹، رقم: ۶۱۵

۲۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۷: ۶۷، رقم: ۱۱۲۳۲

۳۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۶: ۴۰۰

سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ہیبت و سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری جرأت و سخاوت کی وراثت۔“

۴۰۔ عن أبي رافع رضي الله عنه قال: جاءت فاطمة بنت رسول الله ﷺ بحسن و حسين إلى رسول الله ﷺ في مرضه الذي قبض فيه، فقالت: هذان ابناك فورثهما شيئا۔ فقال لها: أما حسن فان له ثباتي و سؤددى، و أما حسين فان له حزامتى و جودى۔ (۴۰)

”حضرت ابو رافع رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ سلام الله علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض الوصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض پرداز ہوئیں: یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کچھ وراثت میں عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت و سخاوت کی وراثت۔“

(۴۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۲۲۲

۲۔ پیشی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۵

فصل: ۱۲

الحسن و الحسين عليهما السلام سيدها شباب أهل الجنة

﴿حسین کریمین علیہما السلام تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں﴾

۴۱۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الحسن و الحسين سيدها شباب أهل الجنة۔ (۴۱)

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“

۴۲۔ عن حذيفة رضی اللہ عنہ قال: سألتني أمي: متى عهدك تعني

(۴۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۵۶، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۶۸

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۵۰، رقم: ۸۱۶۹

۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۱۳، رقم: ۶۹۵۹

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۳، رقم: ۱۱۰۱۲

۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۶

۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۳۴۷، رقم: ۲۱۹۰

۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۱۰، رقم: ۵۶۴۳

۸۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۲، رقم: ۴۷۷۸

۹۔ بیہقی، موارد الظمان، ۱: ۵۵۱، رقم: ۲۲۲۸

۱۰۔ بیہقی نے ”مجمع الزوائد“ (۲۰: ۹) میں اس کے رواۃ کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۱۔ سیوطی، الدر المشور فی التفسیر بالمأثور، ۵: ۲۸۹

۱۲۔ نسائی، خصائص علی، ۱: ۱۴۲، رقم: ۱۲۹

۱۳۔ حکمی، معارج القبول، ۳: ۱۲۰۰

بالنبي ﷺ فقلت: ما لي به عهد منذ كذا و كذا، فنالت مني، فقلت لها: دعيني آتي النبي ﷺ فأصلي معه المغرب و أسأله أن يستغفر لي ولك، فأتيت النبي ﷺ، فصليت معه المغرب، فصلي حتى صلي العشاء ثم أنفتل فتبعته فسمع صوتي فقال: من هذا؟ حذيفة! قلت: نعم، قال: ما حاجتك؟ غفر الله لك ولأمك - قال: ان هذا ملك لم ينزل الأرض قط قبل هذه الليلة، استأذن ربه أن يسلم علي و يبشرني بأن فاطمة سيدة نساء أهل الجنة و أن الحسن و الحسين سيذا شباب أهل الجنة - (۴۲)

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری کا میرا معمول کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اتنے دنوں سے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکا۔ وہ مجھ سے ناراض ہوئیں۔ میں نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ابھی حضور نبی

(۴۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۶۰، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۸۱

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۱۳، رقم: ۶۹۶۰

۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۸۰، رقم: ۸۲۹۸

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۹۱، رقم: ۲۳۳۷۷

۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۷

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۷، رقم: ۲۶۰۶

۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۴۳۹، رقم: ۵۶۳۰

۸۔ بیہقی، موارد الظمان، ۱: ۵۵۱، رقم: ۲۲۲۹

۹۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۳

۱۰۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقة، ۲: ۵۶۰

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں، ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اور ان سے عرض کروں گا کہ میرے اور آپ کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ پس میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نوافل ادا فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر حضور نبی اکرم ﷺ گھر کی طرف روانہ ہوئے تو میں آپ ﷺ کے پیچھے چلنے لگا۔ آپ ﷺ نے میری آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے؟ حذیفہ! میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پوچھا تمہاری کیا حاجت ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری ماں کو بخش دے پھر فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے جو اس سے پہلے دنیا میں کبھی نہیں اترا۔ اس نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ مجھ پر سلام عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔“

۴۳۔ عن علیؑ قال: قال رسول الله ﷺ: الحسن و الحسين سیدا شباب أهل الجنة۔ (۴۳)

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جوانان جنت کے سردار ہیں۔“

۴۴۔ عن أنس بن مالكؓ قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: نحن ولد عبدالمطلب سادة أهل الجنة: أنا و حمزة و علي و جعفر

(۴۳) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۹

۲۔ بزار، المستدرک، ۳: ۱۰۲، رقم: ۸۸۵

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۶، رقم: ۳۶۰۱

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۲

والحسن والحسين والمهدى۔ (۲۳)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں جن میں میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی شامل ہیں۔“

۲۵۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة۔ (۲۵)

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جوانان جنت کے سردار ہیں۔“

۲۶۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة۔ (۲۶)

(۲۳) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۳۶۸، کتاب النقیح، رقم: ۴۰۸۷

۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۲۳۳، رقم: ۴۹۴۰

۳۔ ابن حبان، طبقات المحمّدین بأصحابہ، ۲: ۲۹۰، رقم: ۱۷۷

۴۔ کنانی، مصباح الزجاجة، ۴: ۲۰، رقم: ۱۴۵۲

۵۔ دیلمی، الفردوس، ۱: ۵۳، رقم: ۱۴۲

۶۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۷: ۲۸۳، رقم: ۵۴۴

۷۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۵: ۵۳

(۲۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۵، رقم: ۲۵۹۸

طبرانی نے ’معجم الاوسط‘ (۵: ۲۴۳، رقم: ۵۲۰۸) میں حضرت أسامہ بن زید سے

مرودی حدیث بھی بیان کی ہے۔

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۳۲

۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۲

(۲۶) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۴۴، باب فضائل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ۱۱۸ ←

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“

۴۷۔ عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما قال سمعت جدی رسول اللہ ﷺ یقول: لا تسبوا الحسن والحسین، فانہما سیدا شباب أهل الجنة من الأولین والأخیرین۔ (۴۷)

”حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے نانا حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین کو گالی مت دینا کیونکہ وہ پہلی اور پچھلی تمام امتوں کے جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“

۴۸۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: الحسن والحسین سیدا شباب أهل الجنة۔ (۴۸)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی

..... ۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۲، رقم: ۴۷۸۰

۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴: ۱۳۳

۴۔ کنانی، مصباح الزجاجہ، ۲۰: رقم: ۴۸

۵۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۶: ۴۷۴

(۴۷) ۱۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴: ۱۳۱

۲۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد (۹: ۱۸۴)‘ میں اسے مختصراً روایت کیا ہے۔

۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱: ۱۱۸، رقم: ۳۶۶

۴۔ شوکانی، درالسحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ: ۳۰۱

(۴۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۲، رقم: ۴۷۷۹

۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۵۸

۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴: ۱۳۳

اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جوانان جنت کے سردار ہیں۔“

۴۹۔ عن ابي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: إن ملكا من السماء لم يكن زارني، فأستأذن الله عز وجل في زيارتي، فبشرني أن الحسن و الحسين سيديا شباب أهل الجنة۔ (۴۹)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“

۵۰۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله ﷺ: خير شبابكم الحسن و الحسين۔ (۵۰)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے جوانوں میں سے سب سے بہتر (جوان) حسن اور حسین ہیں۔“

(۴۹) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۶، رقم: ۳۶۰۴

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۴۶، رقم: ۸۵۱۵

۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۳

۴۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۲۶: ۳۹۱

۵۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۶۷

۶۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۶: ۳۲۹

(۵۰) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۴: ۳۹۱، رقم: ۲۲۸۰

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۴: ۱۰۴، رقم: ۳۲۱۹۱

۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۶۷

الحسن و الحسين علیہما السلام طہرہما اللہ تطہیرا

﴿ اللہ تعالیٰ نے حسین کریمین علیہما السلام کو کمالِ تطہیر کی

شانِ عظیم سے نواز دیا ﴾

۵۱۔ عن صفیة بنت شیبہ قالت : قالت عائشة رضی اللہ عنہا : خرج
النبي ﷺ غداً و عليه مرط مرحل من شعر أسود۔ فجاء الحسن بن
علي فأدخله، ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاءت فاطمة فأدخلها،
ثم جاء علي فأدخله، ثم قال : ﴿إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس
أهل البيت و يطهركم تطهيرا﴾۔ (۵۱)

”حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ

(۵۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۸۳، کتاب فضائل الصحابہ، رقم: ۲۴۲۳

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۰، رقم: ۳۶۱۰۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۷۷، رقم: ۱۳۹

۴۔ ابن راہویہ، المسند، ۳: ۶۷۸، رقم: ۱۲۷۱

۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۹، رقم: ۴۷۰۵

۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۱۳۹

۷۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۶، ۷

۸۔ بغوی، معالم التنزیل، ۳: ۵۲۹

۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۵

۱۰۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۶۰۵

۱۱۔ مبارک پوری، تحفۃ الأحموزی، ۹: ۴۹

صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاؤوں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حسین علیہ السلام آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں، آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر علی علیہ السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔“

۵۲۔ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ ﷺ: ألا! لا یحل هذا المسجد لجنب و لا لحائض إلا لرسول اللہ و علی و فاطمة و الحسن و الحسين۔ ألا! قد بینت لکم الأسماء أن لا تصلوا۔ (۵۲)

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حائضہ (عورت) کے لئے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ کسی کے لئے مسجد نبوی میں آنا جائز نہیں، آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔“

(۵۲) ۱۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۶۵، رقم: ۱۳۱۷۸، ۱۳۱۷۹

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۰: ۱۲، رقم: ۳۳۱۸۳

۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۶۶

۴۔ ابن کثیر، فصول من السیرۃ، ۱: ۳۷

۵۔ سیوطی، خصائص الکبریٰ، ۲: ۴۲۴

۳۔ عن عمر بن أبی سلمة ریب النبی ﷺ قال: لما نزلت هذه الآية على النبی ﷺ ﴿انَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾۔ فی بیت ام سلمة، فدعا فاطمة و حسنا و حسينا، فجللهم بكساء، و علیّ خلف ظهره فجلله بكساء، ثم قال: اللهم! هؤلاء أهل بيتي، فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا۔ (۵۳)

”حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ جب ام سلمہ کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے“ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ علی ﷺ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔“

۴۔ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا ان النبی ﷺ! جليل على الحسن و الحسين و علی و فاطمة كساء ثم قال: اللهم هؤلاء أهل بيتي و خاصتي اذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا۔ (۵۴)

(۵۳) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۱، کتاب تفسیر القرآن، رقم: ۳۲۰۵

۲۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۸

۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۲: ۱۷

۴۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۲۱

(۵۴) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۹، کتاب المناقب، رقم: ۳۸۷۱

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۳۰۴، رقم: ۲۶۶۳۹



”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن، حسین، علی اور فاطمہ سلام اللہ علیہم پر چادر پھیلائی اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور مقرب ہیں، ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں اچھی طرح پاکیزگی و طہارت سے نواز دے۔“

..... ۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵۴:۳، رقم: ۲۶۶۸

۴۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۸:۲۲

۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳:۲۸۵

۶۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۹۷

قال النبي ﷺ: من أحبنى فليحب هذين

﴿حضور ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر

ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے﴾

۵۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنهما قال: قال النبي ﷺ: من أحبنى فليحب هذين۔ (۵۵)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔“

۵۶۔ عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: لما نزلت ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ قالوا: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! ومن قرابتك هؤلاء الذين و جبت علينا مودتهم؟ قال: علي و فاطمة و

(۵۵) ۱۔ نسائی، السنن الکبری، ۵: ۵۰، رقم: ۸۱۷۰

۲۔ نسائی، فضائل الصحابة، ۱: ۲۰، رقم: ۶۷

۳۔ ابن خزیمہ، الحج، ۲: ۴۸، رقم: ۸۸۷

۴۔ بزار، المسند، ۵: ۲۲۶، رقم: ۱۸۳۴

۵۔ شاشی، المسند، ۲: ۱۱۳، رقم: ۶۳۸

۶۔ ابویعلی، المسند، ۹: ۲۵۰، رقم: ۵۳۶۸

۷۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۹۰، رقم: ۱۷

۸۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابة، ۲: ۷۷

أبناهما۔ (۵۶)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت مبارکہ ”فرما دیں میں تم سے اس (تبلیغ حق اور خیر خواہی) کا کچھ صلہ نہیں چاہتا بجز اہل قرابت سے محبت کے“ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کے وہ کون سے قرابت دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (حسن و حسین)۔“

۵۷۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول في الحسن والحسين: من أحبني فليحب هذين۔ (۵۷)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن اور حسین علیہما السلام کے متعلق فرماتے ہوئے سنا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے۔“

۵۸۔ عن زر بن جیش قال: قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم: من أحبني فليحب هذين۔ (۵۸)

”حضرت زر بن جیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت رکھنا واجب ہے۔“

(۵۶) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۷، رقم: ۲۶۴۱

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۴۴۴، رقم: ۱۲۲۵۹

۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۷: ۱۰۳

(۵۷) ۱۔ طیلوسی، المسند، ۱: ۳۲۷، رقم: ۲۰۵۲

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۰

(۵۸) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۳

۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۲۶۳، رقم: ۳۲۳۷

فصل: ۱۵

من أحب الحسن والحسين عليهما السلام فقد أحبنى

﴿جس نے حسینین علیہما السلام سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی﴾

۵۹۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من أحب الحسن والحسين فقد أحبنى۔ (۵۹)

”حضرت ابوہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی۔“

۶۰۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما أن النبي ﷺ قال للحسن والحسين: من أحبهما فقد أحبنى۔ (۶۰)

(۵۹) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ، ۱: ۵۱، رقم: ۱۴۳

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۴۹، رقم: ۸۱۶۸

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۸۸، رقم: ۷۸۶۳

۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۰۲، رقم: ۴۷۹۵

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۷، رقم: ۲۶۴۵

۶۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۱: ۷۸، رقم: ۲۶۱۵

۶۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۱: ۷۸، رقم: ۲۶۱۵

۷۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۲۴۸، رقم: ۲۱۱

۸۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۰، رقم: ۶۵

۹۔ کنانی، مصباح الزجاجة، ۱: ۲۱، رقم: ۵۲

۱۰۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱: ۱۴۱

(۶۰) ۱۔ بزار، المسند، ۵: ۲۱۷، رقم: ۱۸۲۰

←

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ ہی سے محبت کی۔“

۶۱۔ عن أبي حازم قال: شهدت حسينا حين مات الحسن و هو يدفع في قفا سعيد بن العاص و هو يقول: تقدم، فلولاً السنة ما قدمتك، و سعيد امير على المدينة يومئذ، قال: فلما صلوا عليه قام أبو هريرة فقال: أنفسون على ابن نبيكم تربة يدفنونه فيها، ثم قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من أحبهما فقد أحبني۔ (۶۱)

”ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں حسن علیہ السلام کی شہادت کے وقت حسین علیہ السلام کے پاس حاضر تھا وہ سعید بن العاص ؓ کو گردن سے پکڑ کر آگے کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: (نماز جنازہ پڑھانے کے لئے) آگے بڑھو، اگر سنت مصطفیٰ ﷺ نہ ہوتی تو میں آپ کو آگے نہ کرتا، اور سعید ان دنوں مدینہ کے امیر

..... ۲۔ پیشی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۰

۳۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۴، ۲۸۴

۴۔ ابن جوزی، صفوة الصفوة، ۱: ۷۳

پیشی نے اس کی اسناد کو درست قرار دیا ہے۔

(۶۱) ۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۳: ۷۱، رقم: ۶۳۶۹

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۳۱

۳۔ حاکم، المسند رک، ۳: ۱۸۷، رقم: ۴۷۹۹

۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۴: ۲۸، رقم: ۶۶۸۵

۵۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۶۷

۶۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۶۰

۷۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۲۵۴

تھے۔ جب سب نے نمازِ جنازہ ادا کر لی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے فرمایا: تم کس دل سے اپنے نبی کے صاحبزادے کو زمین میں دفنا کر ان پر مٹی ڈالو گے اور ساتھ انہوں نے (غم میں ڈوب کر) یہ بھی کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے ان سے محبت کی اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی۔“

من أحب الحسن و الحسين عليهما السلام فقد أحبه الله

﴿ جس نے حسینین علیہما السلام سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی ﴾

۶۲۔ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: من

أحبهما أحبني، ومن أحبني أحبه الله، ومن أحبه الله أدخله الجنة۔ (۶۲)

”سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

فرماتے ہوئے سنا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اُس نے مجھ سے

محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی، اور جس سے اللہ

نے محبت کی اس نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔“

۶۳۔ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم للحسن و الحسين:

من أحبهما أحببته، ومن أحببته أحبه الله، ومن أحبه الله أدخله جنات

النعيم۔ (۶۳)

”سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن و

حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت

کی، اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ محبوب

رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔“

(۶۲) حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۱، رقم: ۴۷۷۶

(۶۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۰، رقم: ۲۶۵۵

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱

۳۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابیہ والصحابہ: ۳۰۷

فصل: ١٤

قال النبي ﷺ: من أحب هذين كان معي يوم القيامة

﴿حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا﴾

٦٣- عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه: أن رسول الله ﷺ أخذ بيد حسن و حسين، فقال: من أحبني و أحب هذين و أباهما و أمهما كان معي في درجتي يوم القيامة- (٦٣)

”حضرت علی بن ابی طالب رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی ٹھکانہ پر ہوگا۔“

(٦٣) ١- ترمذی، الجامع الصحیح، ٥: ٦٣١، ابواب المناقب، رقم: ٣٤٣٣

٢- احمد بن حنبل، المسند، ١: ٤٤٤، رقم: ٥٤٦٠

٣- احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ٢: ٦٩٣، رقم: ١١٨٥

٤- طبرانی، المعجم الکبیر، ٣: ٥٠، رقم: ٢٦٥٣

٥- مقدسی، الاحادیث المختارة، ٢: ٣٥، رقم: ٣٢١

٦- خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ١٣: ٢٨٤، رقم: ٤٢٥٥

٧- دولابی، الذریعة الطاهرة، ١: ١٢٠، رقم: ٢٣٣

٨- مزنی، تهذیب الکمال، ٦: ٢٢٨

٩- عسقلانی، تهذیب التهذیب، ٢: ٢٥٨، رقم: ٥٢٨

۶۵۔ عن علیؑ عن النبی ﷺ قال: أنا و فاطمة و حسن و حسین مجتمعون، و من أحبنا يوم القيامة نأكل و نشرب حتى يفرق بين العباد۔ (۶۵)

”حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، فاطمہ، حسن، حسین اور جوہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے، ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا تا آنکہ لوگ (حساب و کتاب کے بعد) جدا جدا کر دیئے جائیں گے۔“

۶۶۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما رفعہ: أنا شجرة، و فاطمة حملها، و علی لقاحها، و الحسن و الحسين ثمرتها، و المحبون أهل البيت و رفقها، من الجنة حقاً حقاً۔ (۶۶)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔“

(۶۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۱، رقم: ۲۶۲۳

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳: ۲۲۷

۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۴

(۶۶) ۱۔ دیلمی، الفردوس بہاً ثور الخطاب، ۱: ۵۲، رقم: ۱۳۵

۲۔ سخاوی، استیلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۹۹

فصل: ۱۸

قال النبی ﷺ: اللهم انی أحبهما فأحبهما

﴿حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں ان دونوں سے

محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر﴾

۶۷۔ عن البراء رضی اللہ عنہ قال: أن النبی ﷺ أبصر حسنا و حسینا، فقال: اللهم! انی أحبهما فأحبهما۔ (۶۷)

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسین کریمین علیہما السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“

۶۸۔ عن ابي هريرة رضی اللہ عنہ قال، قال رسول الله ﷺ: اللهم! انی أحبهما فأحبهما۔ (۶۸)

(۶۷) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶۶۱: ۵، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۸۲

۲۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲۵۲: ۳

۳۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۱۴۰: ۶

ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

(۶۸) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴۳۶: ۲، رقم: ۹۷۵۸

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۷۷: ۲، رقم: ۱۳۷۱

۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۳۷۸: ۶، رقم: ۳۲۱۷۵

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳۹: ۳، رقم: ۶۹۵۱

۵۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۸۰: ۹

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“

۶۹۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما: أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للحسن و الحسين: اللهم! انی أحبهما فأحببهما۔ (۶۹)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین کریمین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“

۷۰۔ عن أسامة بن زید رضی اللہ عنہما قال، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اللهم! انی أحبهما فأحببهما و أحب من یحبهما۔ (۷۰)

”حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت

(۶۹) ۱۔ بزار، المسند، ۵: ۲۷، رقم: ۱۸۲۰

۲۔ بزار نے ’المسند (۸: ۲۵۳، رقم: ۳۳۱۷) میں اسے ابن قرہ سے بھی روایت کیا ہے۔

۳۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد (۹: ۱۸۰) میں بزار کی بیان کردہ دونوں روایات نقل کی ہیں۔

۴۔ شوکانی نے بھی ’در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ (ص: ۳۰۵، ۳۰۶) میں بزار کی بیان کردہ دونوں روایات نقل کی ہیں۔

(۷۰) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۵۶، ابواب المناقب، رقم: ۶۹۷۳

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۲۳، رقم: ۶۹۶۷

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۹، رقم: ۲۶۱۸

۴۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۴: ۱۱۳، رقم: ۱۳۲۳

کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔“

۱۔ عن عبد الله بن عثمان بن خثيم يروي عن النبي ﷺ اخذ رسول الله ﷺ يوما حسنا و حسينا فجعل هذا على هذا الفخذ و هذا على هذا الفخذ، ثم اقبل على الحسن فقبله ثم اقبل على الحسين فقبله ثم قال: اللهم! انى احبهما فأحبهما۔ (۷۱)

”عبداللہ بن عثمان بن خثیم حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک دن حسنین کریمین علیہما السلام کو پکڑ کر اپنی رانوں پر بٹھایا پھر حسن رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں بوسہ دیا پھر حسین رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں بوسہ دیا، پھر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“

۲۔ عن يعلى بن مرة رضی اللہ عنہ أن حسنا و حسينا أقبلتا يمشيان إلى رسول الله ﷺ، فلما جاء أحدهما جعل يده في عنقه، ثم جاء الآخر فجعل يده الأخرى في عنقه، فقبل هذا ثم قبل هذا، ثم قال: اللهم! انى احبهما فأحبهما۔ (۷۲)

”یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنین کریمین علیہما السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف چل کر آئے، پس ان میں سے جب ایک پہنچا تو آپ ﷺ

(۷۱) ابن راشد، الجامع، ۱۱: ۱۴۰

(۷۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۲، رقم: ۲۵۸۷

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۲۷۴، رقم: ۷۰۳

۳۔ قضاوی، مسند الشہاب، ۱: ۵۰، رقم: ۲۶

۴۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۵

نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“

۷۳۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ یقول: سئل رسول اللہ ﷺ: أی أهل بیتک أحب إلیک؟ قال: الحسن و الحسین۔ (۷۳)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: آپ کو اہل بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین۔“

(۷۳) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۵۷، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۷۲

۲۔ ابویعلیٰ، المسند، ۷: ۲۷۴، رقم: ۴۲۹۴

۳۔ شوکانی، درالسخابہ فی مناقب القراہہ و الصحابہ: ۳۰۱

من أبغض الحسن و الحسين عليهما السلام فقد أبغضني

﴿ جس نے حسین کریمین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا ﴾

۷۴۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من أبغضهما فقد أبغضني۔ (۷۴)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔“

۷۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله ﷺ: من أبغضهما فقد أبغضني۔ (۷۵)

(۷۴) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ، ۱: ۵۱، رقم: ۱۳۳

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۹، رقم: ۸۱۶۸

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۸۸، رقم: ۸۶۳

۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۰۲، رقم: ۴۹۵

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۷، رقم: ۲۶۴۵

۶۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۱: ۷۸، رقم: ۶۲۱۵

۷۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۲۳۸، رقم: ۲۱۱

۸۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۰، رقم: ۶۵

۹۔ کنانی، مصباح الزجاجة، ۱: ۲۱، رقم: ۵۲

۱۰۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱: ۱۳۱

(۷۵) ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۸۴

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔“

۶۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: من أبغضهما فقد أبغضنی۔ (۷۶)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔“

من أبغض الحسن و الحسين عليهما السلام أبغضه الله

﴿ جس نے حسین علیہما السلام سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں
مبغوض ہو گیا ﴾

۷۷۔ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من أبغضهما أبغضني، و من أبغضني أبغضه الله، و من أبغضه الله أدخله النار۔ (۷۷)

”سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے حسن و حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں مبغوض ہوا، اُسے اللہ نے آگ میں داخل کر دیا۔“

۷۸۔ عن سلمان رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للحسن و الحسين من أبغضهما أو بغى عليهما أبغضته، و من أبغضته أبغضه الله، و من أبغضه الله أدخله عذاب جهنم وله عذاب مقيم۔ (۷۸)

”سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے حسن و

(۷۷) حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۱، رقم: ۴۷۷۶

(۷۸) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۰، رقم: ۲۶۵۵

۲۔ پیشی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱

۳۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابہ و الصحابہ: ۳۰۷

حسین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہو گیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانہ ہوگا۔“

فصل : ۲۱

قال النبي ﷺ: اللهم عاد من عاداهم ووال من والاهم

﴿ حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس

سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ ﴾

۷۹۔ عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: جاءت فاطمة بنت النبي ﷺ إلى رسول الله ﷺ متوركة الحسن والحسين، في يدها برمة للحسن فيها سخين حتى أتت بها النبي ﷺ فلما وضعتها قدمه، قال لها: أين أبو الحسن؟ قالت: في البيت۔ فدعاه، فجلس النبي ﷺ وعلی و فاطمة والحسن والحسين يأكلون، قالت أم سلمة رضي الله عنها: وما سامني النبي ﷺ وما أكل طعاما قط إلا وأنا عنده إلا سامنيه قبل ذلك اليوم، تعني سامني دعاني إليه، فلما فرغ التف عليهم بثوبه ثم قال: اللهم عاد من عاداهم ووال من والاهم۔ (۷۹)

”أم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کو پہلو میں اٹھائے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور آپ کے ہاتھ میں پتھر کی ہانڈی تھی جس میں حسن کے لئے گرم سالن تھا۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جب اسے حضور ﷺ کے سامنے

(۷۹) ۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۲: ۳۸۳، رقم: ۶۹۱۵

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۶

۳۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۱۳۹، رقم: ۳۹۶

لا کے رکھا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ابو الحسن (علی) کہاں ہے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا: گھر میں ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں بلایا نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم بیٹھ کر کھانا تناول فرمانے لگے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے نہ بلایا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا کہ آپ ﷺ نے میری موجودگی میں کھانا کھایا ہو اور مجھے نہ بلایا ہو۔ پھر جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو ان سب کو اپنے کپڑے میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ۔“

فصل: ۲۲

النبی ﷺ حرب لمن حارب الحسن والحسين عليهما السلام

﴿ جس نے حسن و حسین علیہما السلام سے جنگ کی اس سے

حضور ﷺ نے اعلان جنگ فرما دیا ﴾

۸۰۔ عن زيد بن أرقم رضي الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال لعليّ و فاطمة و الحسن و الحسين رضي الله عنهما: أنا حرب لمن حاربتهم، و سلم لمن سالمتم۔ (۸۰)

”حضرت زید بن ارقم رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا: جس

(۸۰) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۹، ابواب المناقب، رقم: ۳۸۷۰

۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۲، رقم: ۱۳۵

۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۳، رقم: ۶۹۷۷

۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۸۱

۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۶۱، رقم: ۷۷۱۴

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۰۰-۲۶۱۹

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۸۴، رقم: ۳۱-۵۰۳۰

۸۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۸۲، رقم: ۵۰۱۵

۹۔ بیہقی، موارد النظمان، ۱: ۵۵۵، رقم: ۲۲۴۳

۱۰۔ محبت طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۶۲

۱۱۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۵

۱۲۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۱۳: ۱۱۴

سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہوگی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہوگی۔“

۸۱۔ عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمة و الحسن و الحسين: أنا حرب لمن حاربکم و سلم لمن سالمکم۔ (۸۱)

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم (تینوں) سے فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا۔“

۸۲۔ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال: نظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم إلى علی و فاطمة و الحسن و الحسين، فقال: أنا حرب لمن حاربکم و سلم لمن سالمکم۔ (۸۲)

(۸۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۴، رقم: ۶۹۷۷
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۷۹، رقم: ۲۸۵۴
۳۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۵۳، رقم: ۷۶۷
۴۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۶۹: ۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’اللاوسط‘ میں روایت کیا ہے۔

۵۔ بیہقی، موارد الطمان: ۵۵۵، رقم: ۲۲۴۴
۶۔ محابلی، الامالی: ۴۴۷، رقم: ۵۳۲
۷۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۰
(۸۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۴۴
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۷، رقم: ۱۳۵۰
۳۔ حاکم نے ’المستدرک‘ (۱۶۱: ۳، رقم: ۴۷۱۳) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس میں کوئی جرح نہیں کی۔

←

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔“

۸۳۔ عن ابي بكر الصديق رضی اللہ عنہ قال: رأيت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم خيم خيمة و هو متكئ على قوس عربية و في الخيمة علي و فاطمة و الحسن و الحسين فقال: معشر المسلمين أنا سلم لمن سالم أهل الخيمة حرب لمن حاربهم ولي لمن و الا هم لا يحبهم إلا سعيد الجدر طيب المولد و لا يبغضهم إلا شقي الجدر دي الولادة۔ (۸۳)

”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خیمہ میں قیام فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عربی کمان پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور خیمہ میں علی، فاطمہ، حسن اور حسین بھی موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت جو اہل خیمہ سے صلح کرے گا میری بھی اس سے صلح

..... ۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۲۱

۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۷: ۱۳۷

۶۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۲

۷۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۵۸-۲۵۷

۸۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد (۱۶۹:۹)‘ میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی تلید بن سلیمان میں اختلاف ہے جبکہ اس کے بقیہ رجال حدیث صحیح کے رجال ہیں۔

(۸۳) محب طبری، الرياض النضرة فی مناقب العشر، ۵: ۱۵۴

ہوگی جو ان سے لڑے گا میری بھی اس سے لڑائی ہوگی۔ جو ان کو دوست رکھے گا میری بھی اس سے دوستی ہوگی، ان سے صرف خوش نصیب اور برکت والا ہی دوستی رکھتا ہے اور ان سے صرف بدنصیب اور بدبخت ہی بغض رکھتا ہے۔“

قال النبي ﷺ: بأبي و أمي أنتما

﴿ حضور ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر
قربان ﴾

۸۴۔ عن سلمان رضي الله عنه قال: كنا حول النبي ﷺ فجاءت ام ايمن فقالت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! لقد ضل الحسن و الحسين، قال: و ذلك راد النهار يقول ارتفاع النهار۔ فقال رسول الله ﷺ: ”قوموا فاطلبوا ابني۔“ قال: و اخذ كل رجل تجاه وجهه و اخذت نحو النبي ﷺ فلم يزل حتى اتى سفح جبل و إذا الحسن و الحسين ملتزق كل واحد منهما صاحبه، و إذا شجاع قائم على ذنبه يخرج من فيه شه النار، فاسرع اليه رسول الله ﷺ، فالتفت مخاطبا لرسول الله ﷺ، ثم انساب فدخل بعض الأحجرة، ثم اتاهما فافرق بينهما و مسح وجههما و قال: بأبي و أمي أنتما ما أكرمكما على الله۔ (۸۴)

”سلمان فارسی رضي الله عنه فرماتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ ام ایمن آپ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو

(۸۴) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۶۵، رقم: ۲۶۷۷

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۴

۳۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القراۃ و الصحابہ: ۳۰۹

تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل پڑا، آپ ﷺ مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ ﷺ اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا پھر آپ ﷺ حسین کریمین علیہما السلام کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔“

۸۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: كان النبي ﷺ يصلي و الحسن و الحسين على ظهره، فباعدهما الناس، و قال النبي ﷺ دعوهما بأبيهما و أمي۔ (۸۵)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے تو حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ لوگوں نے ان کو منع کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو چھوڑ دو، ان پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔“

(۸۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۷، رقم: ۲۶۴۴

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱: ۲۲۶، رقم: ۶۹۷۰

۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷

۴۔ بیہقی، موارد الظمآن، ۱: ۵۵۲، رقم: ۲۲۳۳

فزع النبي ﷺ ببكاء الحسن والحسين عليهما السلام

﴿حسین کریمین علیہما السلام کے رونے سے حضور ﷺ﴾

پریشان ہو گئے ﴿﴾

۸۶۔ عن يحيى بن أبي كثير: أن النبي ﷺ سمع بكاء الحسن والحسين، فقام فرعاً، فقال: إن الولد لفتنة لقد قمت إليهما وما أعقل۔ (۸۶)

”یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن و حسین علیہما السلام کے رونے کی آواز سنی تو پریشان ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: بے شک اولاد آزمائش ہے، میں ان کے لئے بغیر غور کئے کھڑا ہو گیا ہوں۔“

۸۷۔ عن يزيد بن أبي زياد قال: خرج النبي ﷺ من بيت عائشة فمر على فاطمة فسمع حسينا يبكي، فقال: ألم تعلمي أن بكاءه يؤذيني۔ (۸۷)

”یزید بن ابو زیاد سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔“

(۸۶) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۹، رقم: ۳۲۱۸۶

(۸۷) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۱۱۶، رقم: ۲۸۲۷

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۱

۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۸۴

فصل : ۲۵

نزل النبي ﷺ من المنبر للحسن و الحسين عليهما السلام

﴿ حضور ﷺ حسين كريمين عليهما السلام كي خاطر اپنے منبر

شريف سے نيچے اتر آئے ﴾

۸۸۔ عن أبي بريدة رضي الله عنه يقول: كان رسول الله ﷺ يخطبنا إذ جاء الحسن و الحسين عليهما السلام، عليهما قميصان أحمران يمشيان و يعثران، فنزل رسول الله ﷺ من المنبر فحملهما و وضعهما بين يديه، ثم قال: صدق الله: ﴿ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ﴾ فنظرت إلى هذين الصبيين يمشيان و يعثران، فلم أصبر حتى قطعت حديثي و رفعتهما۔ (۸۸)

(۸۸) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۵۸، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۷۴

۲۔ نسائی، السنن، ۳: ۱۹۳، کتاب صلاة العیدین، رقم: ۱۸۸۵

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۴۵

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۷۷۰، رقم: ۱۳۵۸

۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۳: ۴۰۳، رقم: ۶۰۳۹

۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳: ۲۱۸، رقم: ۵۶۱۰

۷۔ پیشی، موارد العظماء، ۱: ۵۵۲، رقم: ۲۲۳۰

۸۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱۸: ۱۴۳

۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴: ۳۷۷

۱۰۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۴۰۳

۱۱۔ ابن جوزی، التحقیق، ۱: ۵۰۵، رقم: ۸۰۵

”حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اتنے میں حسین کریمین علیہما السلام تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ (صغریٰ کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (انہیں دیکھ کر) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے: ﴿پیشک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں۔﴾ میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔“

الحسن والحسين عليهما السلام كانا يمصّان لسان النبي ﷺ

﴿حسین کریمین علیہما السلام حضور اکرم ﷺ کی زبان

مبارک چوستے تھے﴾

۸۹۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه فقال: أشهد لخرجنا مع رسول الله ﷺ حتى إذا كنا ببعض الطريق سمع رسول الله ﷺ صوت الحسن والحسين، وهما يبكيان وهما مع أمهما، فأسرع السير حتى أتاهما، فسمعتة يقول لها: ما شأن ابني؟ فقالت: العطش قال: فأخلف رسول الله ﷺ الى شنة يبتغي فيها ماء، و كان الماء يومئذ أهدرا، و الناس يريدون الماء، فنادى: هل أحد منكم معه ماء؟ فلم يبق أحد الا أخلف بيده الى كلابه يبتغي الماء في شنة، فلم يجد أحد منهم قطرة، فقال رسول الله ﷺ: ناوليني أحدهما، فناولته اياه من تحت الخدر، فأخذه فضمه الى صدره و هو يطغو ما يكست، فأدلع له لسانه فجعل يمصه حتى هدأ أو سكن، فلم أسمع له بكاء، و الآخر يبكي كما هو ما يسكت فقال: ناوليني الآخر، فناولته اياه ففعل به كذلك، فسكتا فما أسمع لهما صوتا۔ (۸۹)

(۸۹) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۰، رقم: ۲۶۵۶

۲۔ بیہقی، جمع الزوائد، ۹: ۱۸۱

بیہقی نے اس کے راوی ثقہ قرار دیئے ہیں۔

۳۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۲۳۱

←

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کی آواز سنی دونوں رو رہے تھے اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تیزی سے پہنچے۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے بتایا انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی: کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاؤں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان کو قطرہ تک نہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دیں انہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے دے دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتیٰ کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا بھی اُسی طرح (مسلسل رو رہا تھا) پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسرا بھی مجھے دے دیں تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈالی) سو وہ دونوں ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔“

..... ۴۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق، ۱۳: ۲۲۱

۵۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۴: ۲۹۸

۶۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القراہ والصحابہ، ۶: ۳۰۶

۷۔ سیوطی، الخصال الکبریٰ، ۱: ۱۰۶

الحسن والحسین علیہما السلام کانا یلعبان علی بطن

النبی ﷺ

﴿حسین کریمین علیہما السلام حضور ﷺ کے شکم مبارک پر کھیتے تھے﴾

۹۰۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال: دخلت علی رسول اللہ ﷺ والحسن والحسین یلعبان علی بطنہ، فقلت: یا رسول اللہ ﷺ! أتحبہما؟ فقال: و مالی لا أحبہما و ہما ریحانتای۔ (۹۰)

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔“

۹۱۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال: دخلت أو ربما دخلت علی رسول اللہ ﷺ والحسن والحسین یتقلبان علی بطنہ، قال: ویقول: ریحانتی من ہذہ الأمة۔ (۹۱)

(۹۰) ۱۔ بزار، المسند، ۳: ۲۸۷، رقم: ۱۰۷۹

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱

۳۔ شوکانی، در السحاب: ۳۰۷

بیہقی نے اس کے روایت صحیح قرار دیے ہیں۔

(۹۱) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۴۹، رقم: ۸۱۶۷

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۵۰، رقم: ۸۵۲۹

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہوتے: یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔“

فصل : ۲۸

رکب الحسن و الحسين عليهما السلام على ظهر النبي ﷺ

خلال الصلوة

﴿حسین کریمین علیہما السلام دورانِ نماز حضور ﷺ کی

پشت مبارک پر سوار ہو گئے﴾

۹۲۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: كنا نصلي مع رسول الله ﷺ العشاء، فإذا سجد وثب الحسن و الحسين على ظهره، فإذا رفع رأسه أخذهما بيده من خلفه اخذاً رقيقاً و يضعهما على الأرض، فإذا عاد، عادا حتى قضى صلاته، أقعدهما على فخذيهِ۔ (۹۲)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز عشاء ادا کر رہے تھے، جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو حسن اور حسین

(۹۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۱۳، رقم: ۱۰۶۶۹

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۱، رقم: ۲۶۵۹

۳۔ حاکم، المسند رک، ۳: ۱۸۳، رقم: ۴۷۸۲

۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱

۵۔ ابن عدی، الکامل، ۶: ۸۱، رقم: ۱۶۱۵

۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۵۶

۷۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۵۸

۸۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۲: ۱۳۳

۹۔ سیوطی، الخصاص الکبری، ۲: ۱۳۶

۱۰۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۶: ۱۵۲

عليهما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب آپ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو اپنے پیچھے سے نرمی کے ساتھ پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب آپ ﷺ دوبارہ سجدے میں گئے تو شہزادگان نے دوبارہ ایسے ہی کیا (یہ سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی اس کے بعد دونوں کو اپنی مبارک رانوں پر بٹھا لیا۔“

۹۳۔ عن زر بن جیش رضی اللہ عنہ قال: كان رسول الله ﷺ ذات يوم يصلي بالناس فأقبل الحسن و الحسين عليهما السلام و هما غلامان، فجعلا يتوثبان على ظهره إذا سجد فأقبل الناس عليهما ينحيانهما عن ذلك، قال: دعوهما بأبي و أمي۔ (۹۳)

”زر بن جیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ حسین کریمین علیہما السلام جو اس وقت بچے تھے آئے۔ جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو وہ آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہونے لگے، لوگ انہیں روکنے کے لئے آگے بڑھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں! انہیں چھوڑ دو..... یعنی سوار ہونے دو۔“

۹۴۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: كان النبي ﷺ يصلي فإذا سجد وثب الحسن و الحسين على ظهره، فإذا أرادوا أن يمنعوها أشار إليهم أن دعوها، فلما صلى وضعهما في حجره۔ (۹۴)

(۹۳) بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۲۶۳، رقم: ۳۲۳۷

(۹۴) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۵۰، رقم: ۸۱۷۰

۲۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۲: ۱۷۱

۳۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۲۳

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو حسین کریمین علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ یعنی سوار ہونے دو، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔“

۹۵۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال: كان النبي ﷺ يصلي فجاء الحسن و الحسين عليهما السلام (أو أحدهما)، فركب علي ظهره فكان إذا سجد رفع رأسه أخذ بيده فأمسكه أو أمسكهما، ثم قال: نعم المطية مطيتكما۔ (۹۵)

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز پڑھاتے تو حسن و حسین علیہما السلام دونوں میں سے کوئی ایک آ کر آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتا جب آپ ﷺ سجدے میں ہوتے، سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اگر ایک ہوتا تو اس کو یا دونوں ہوتے تو بھی آپ ﷺ ان کو تھام لیتے، پھر آپ ﷺ فرماتے: تم دو سواروں کے لئے کتنی اچھی سواری ہے۔“

۹۶۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ قال: كتب النبي ﷺ لرجل عهدا فدخل الرجل يسلم على النبي ﷺ يصلي، فرأى الحسن والحسين يركبان على عنقه مرة و يركبان على ظهره مرة و يمران بين يديه و من خلفه، فلما فرغ الصلاة قال له الرجل: ما يقطعان الصلاة؟ فغضب النبي ﷺ فقال: ناوئي عهدك۔ فأخذه فمزقه، ثم قال: من لم يرحم صغيرنا و لم يؤقر كبيرنا فليس منا ولا أنا منه۔ (۹۶)

(۹۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۰۵، رقم: ۳۹۸۷

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۳

(۹۶) محبت طبری، ذخائر العقبی، ۱: ۱۳۳

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو عہد نامہ لکھ کر دیا تو اس شخص نے حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں سلام عرض کیا، پھر اس نے دیکھا کہ حسن اور حسین علیہما السلام کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک اور کبھی پشت مبارک پر سوار ہوتے ہیں اور حالت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیچھے سے گزر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس شخص نے کہا: کیا وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہیں توڑتے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلال میں آ کر فرمایا: مجھے اپنا عہد نامہ دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے کر پھاڑ دیا اور فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں اور نہ ہی میں اس سے ہوں۔“

۹۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاة العصر، فلما كان في الرابعة أقبل الحسن والحسين حتى ركبا على ظهر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فلما سلم وضعهما بين يديه و أقبل الحسن فحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن على عاتقه الأيمن والحسين على عاتقه الأيسر۔ (۹۷)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی رکعت میں تھے تو حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا حسن رضی اللہ عنہ کے آگے آنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دائیں کندھے پر اور حسین رضی اللہ عنہ کو بائیں کندھے پر اٹھالیا۔“

(۹۷) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۲۹۸، رقم: ۶۳۶۲

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۶۶، رقم: ۲۶۸۲

۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۴

فصل : ۲۹

قال النبي ﷺ للحسين: نعم الراكبان هما

﴿ حضور ﷺ کا حسین کریمین علیہما السلام سے فرمانا: یہ

دونوں کیسے اچھے سوار ہیں ﴾

۹۸۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: خرج علينا رسول الله ﷺ و معه حسن و حسين هذا على عاتقه و هذا على عاتقه۔ (۹۸)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ایک کندھے پر حسن رضي الله عنه اور دوسرے کندھے پر حسین رضي الله عنه سوار تھے۔“

۹۹۔ عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: رأيت الحسن والحسين عليهما السلام على عاتقي النبي ﷺ، فقلت: نعم الفرس تحتكما۔ قال: و نعم

(۹۸) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۳۰، رقم: ۹۶۷۱

۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۲، رقم: ۴۷۷۷

حاکم اس کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۷۷، رقم: ۱۳۷۶

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۹

۵۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۲۲۸

۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابة، ۲: ۷۱

۷۔ مناوی، فیض القدر، ۶: ۳۲

بیہقی نے اس کے رواۃ کو ثقہ قرار دیا ہے۔

الفارسان هما۔ (۹۹)

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن و حسین علیہما السلام کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر (سوار) دیکھا تو حسرت بھرے لہجے میں کہا کہ آپ کے نیچے کتنی اچھی سواری ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا: ذرا یہ بھی تو دیکھو کہ سوار کتنے اچھے ہیں۔“

۱۰۰۔ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: كنا حول النبي صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت أم أيمن فقالت: يا رسول الله لقد ضل الحسن و الحسين عليهما سلام قال: و ذلك راد النهار يقول ارتفاع النهار۔ فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: قوموا فاطلبوا ابني۔ قال: و أخذ كل رجل تجاه وجهه و أخذت نحو النبي صلی اللہ علیہ وسلم فلم يزل حتى أتى سفح جبل و اذا الحسن و الحسين عليهما السلام ملتزق كل واحد منهما صاحبه و اذا شجاع قائم على ذنبه يخرج من فيه شه النار، فأسرع اليه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فالتفت مخاطبا لرسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ثم انساب فدخل بعض الأحجرة ثم أتاهما فأفرق بينهما و مسح وجههما و قال: بأبي و أمي أنتما ما أكرمكما على الله ثم حمل أحدهما على عاتقه الأيمن و الآخر على عاتقه الأيسر فقلت: طوباكما نعم المطية مطيتكما فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: و نعم الراكبان هما۔ (۱۰۰)

(۹۹) ۱۔ بزار، المسند، ۱: ۲۱۸

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱

بیہقی نے ابو یعلیٰ کی بیان کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

۳۔ حسینی، البیان و التعریف، ۲: ۲۶۳، رقم: ۱۶۷۲

۴۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابیہ و الصحابہ: ۳۰۸

۵۔ ابن عری، الکامل، ۲: ۳۶۲

(۱۰۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۶۵، رقم: ۲۶۷۷

←

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ ام ایمن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں راوی کہتے ہیں، دن خوب نکلا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا راستہ لیا اور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل پڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے۔ (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے کھڑے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اُس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر سسکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان (حسین کریمین علیہما السلام) کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور اُن کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو اپنے دائیں کندھے پر اور دوسرے کو بائیں کندھے پر اٹھالیا۔ میں نے عرض کیا: تمہاری سواری کتنی خوب ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی تو دیکھو کہ دونوں سوار کتنے خوب ہیں۔“

۱۰۱۔ عن أبي جعفر رضی اللہ عنہ قال: مر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بالحسن والحسين عليهما السلام و هو حاملهما على مجلس من مجالس الأنصار، فقالوا: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! نعمت المطية قال: و نعم الراكبان۔ (۱۰۱)

..... ۲۔ بیہمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۲

۳۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۳۰۹

(۱۰۱) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۰، رقم: ۳۲۱۸۵

”حضرت ابو جعفر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسین کریمین علیہما السلام کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا خوب سواری ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوار بھی کیا خوب ہیں۔“

۱۰۲۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو یمشی علی أربعة، و علی ظهره الحسن و الحسین علیہما السلام، و هو یقول: نعم الجمال جملکما، و نعم العادلان أنتما۔ (۱۰۲)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار (دو ٹانگوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر حسین کریمین علیہما السلام سوار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ کیا خوب ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔“

۱۰۳۔ عن ابي هريرة رضی اللہ عنہ قال: وقف رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم علی بیت فاطمة فسلم، فخرج إلیه الحسن و الحسین علیہما السلام، فقال له رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ارق بأبيک أنت عین بقعة و أخذ بأصبعیه فرقی علی عاتقه،

(۱۰۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۲، رقم: ۲۶۶۱

۲۔ صیادوی، معجم الشیوخ، ۱: ۲۶۶، رقم: ۲۷

۳۔ پیشمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۴

۴۔ راضر مزنی، امثال الحدیث: ۱۲۸، رقم: ۹۸

۵۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۶

۶۔ قزوینی، التذوین فی اخبار قزوین، ۲: ۱۰۹

۷۔ محبت طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ۱: ۱۳۴

ثم خرج الآخر الحسن او الحسين مرتفعة احدى عينيه، فقال له رسول الله ﷺ: مرحبا بك ارق بأبيك أنت عين البقة و أخذ بأصبعيه فاستوى على عاتقه الآخر۔ (۱۰۳)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ الزہراء کو سلام کیا۔ اتنے میں حسین کریمین علیہما السلام میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور ﷺ کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور ﷺ کی طرف تکتا ہوا باہر آ گیا تو اسے بھی فرمایا: خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے اور حضور ﷺ نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور ﷺ کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔“

(۱۰۳)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۹، رقم: ۲۶۵۲

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۰

فصل : ٣٠

كان يُطيل النبي ﷺ السجود للحسن و الحسين عليهما السلام

﴿ حضور اکرم ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کی خاطر
سجدوں کو لمبا کر لیتے تھے ﴾

۱۰۴۔ عن أنس رضی اللہ عنہ قال: كان رسول الله ﷺ يسجد فيجئ الحسن أو الحسين فيركب على ظهره فيطيل السجود۔ فيقال: يا نبي الله! أطلت السجود، فيقول: ارتحلني ابني فكرهت أن أعجله۔ (۱۰۴)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سجدے میں ہوتے تو حسن یا حسین علیہما السلام آتے اور آپ ﷺ کی کمر مبارک پر سوار ہو جاتے جس کے باعث آپ ﷺ سجدوں کو لمبا کر لیتے۔ ایک موقع پر آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا آپ نے سجدوں کو لمبا کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا۔“

۱۰۵۔ عن عبد الله بن شداد عن أبيه قال: خرج علينا رسول الله ﷺ في إحدى صلاتي العشاء وهو حامل حسناً أو حسيناً فتقدم رسول الله ﷺ فوضعه ثم كبر للصلاة فصلى، فسجد بين ظهري صلواته سجدة أطالها۔ قال أبي: فرفعت رأسي و إذا الصبي على ظهر رسول الله ﷺ وهو ساجد فرجعت الي سجودي، فلما قضى رسول الله ﷺ الصلاة، قال الناس: يا رسول الله انك سجدت بين ظهري

(۱۰۴) ۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۶: ۱۵۰، رقم: ۳۴۲۸

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱

صلاتک سجدة اطلتها حتی ظننا أنه قد حدث أمر أو أنه یوحی
إلیک۔ قال: ذلك لم یکن ولكن ابني ارتحلني فکرت أن أعجله
حتى یقضی حاجته۔ (۱۰۵)

عبداللہ بن شداد اپنے والد حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف
لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو
اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر انہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے
لئے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل
سجدہ کیا۔ شداد نے کہا: میں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ
نے نماز میں اتنا سجدہ طویل کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امر الہی واقع ہو
گیا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی
کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اُٹھنے میں)
جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو۔

(۱۰۵) ۱۔ نسائی، السنن، ۲: ۲۲۹، کتاب الطلوع، رقم: ۱۱۴۱

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۴۹۳

۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۰، رقم: ۳۲۱۹۱

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۷: ۲۷۰، رقم: ۷۱۰۷

۵۔ شیخانی، الآحاد والمثانی، ۲: ۱۸۸، رقم: ۹۳۳

۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۲۶۳، رقم: ۳۲۳۶

۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۱، رقم: ۴۷۷۵

۸۔ ابن موسیٰ، معاصر المختصر، ۱: ۱۰۴

۹۔ ابن حزم، المحلی، ۳: ۹۰

۱۰۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۹۹

فصل: ۳۱

كان النبي ﷺ يضمّ الحسن والحسين عليهما السلام إليه

تحت ثوبه

﴿ حضور ﷺ دونوں شہزادوں کو چادر کے اندر اپنے جسم

اطہر سے چمٹا لیتے تھے ﴾

۱۰۶۔ عن أسامة بن زيد رضی اللہ عنہما قال: طرقت النبي ﷺ ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي ﷺ وهو مشتمل على شيء لا أدري ما هو فلما فرغت ما حاجتي قلت: ما هذا الذي أنت مشتمل عليه؟ فكشفه فإذا حسن وحسين على وركيه فقال: هذان أبنائي۔ (۱۰۶)

”حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں ایک رات کسی کام کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کسی شے کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے کیا چیز اپنے جسم سے چمٹا رکھی ہے؟ آپ ﷺ نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ حسن و حسین علیہما السلام دونوں رانوں تک آپ ﷺ سے چمٹے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے دونوں بیٹے ہیں۔“

(۱۰۶)۔ ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۵۶، ابواب المناقب، رقم: ۶۹: ۳۷

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۹، رقم: ۸۵۲۳

۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۲۲۳، رقم: ۶۹۶۷



۱۰۷۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ یقول: كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول لفاطمة: أدعى أبنی فیشمهما و يضمهما إليه۔ (۱۰۷)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کرتے: میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ان دونوں (پھولوں) کو سونگھتے اور اپنے سینہ اقدس کے ساتھ چپکا لیتے۔“

..... ۴۔ بزار، المسند، ۷: ۳۱، رقم: ۲۵۸۰

۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۸۲

۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارة، ۴: ۹۴، رقم: ۱۳۰۷

۷۔ بیہقی، موارد العظماء، ۱: ۵۵۲، رقم: ۲۲۳۴

۸۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقة، ۲: ۴۰۴

(۱۰۷) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۵۷، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۷۲

۲۔ ابویعلیٰ، المسند، ۷: ۲۷۴، رقم: ۴۲۹۴

۳۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۲۱

فصل: ۳۲

أول من يدخل الجنة مع النبي ﷺ هو الحسن

و الحسين عليهما السلام

﴿ حضور ﷺ کے ساتھ جو جنت میں سب سے پہلے

داخل ہوں گے وہ حسنین کریمین علیہما السلام ہیں ﴾

۱۰۸۔ عن علیؑ قال: أخبرني رسول الله ﷺ: ان أول من يدخل الجنة أنا و فاطمة و الحسن و الحسين۔ قلت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! فمحبونا؟ قال: من ورائكم۔ (۱۰۸)

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علیؑ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے۔“

۱۰۹۔ عن علی بن أبي طالبؑ قال: شكوت الي رسول الله ﷺ حسد الناس ايأى، فقال: أما ترضى أن تكون رابع أربعة أول من

(۱۰۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۴، رقم: ۲۳۳۷

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۷۳

۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۹۸، رقم: ۳۴۱۶۶

۴۔ ابن حجر مکی نے ’الصواعق المحرقة‘ (۲: ۲۴۸) میں کہا ہے کہ اسے ابن سعد نے بھی روایت کیا ہے۔

۵۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۱۲۳

یدخل الجنة: أنا و أنت و الحسن و الحسين۔ (۱۰۹)

”حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔“

(۱۰۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۶۲۴

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۳۱۹، رقم: ۹۵۰

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۱، رقم: ۲۶۲۴

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۳۱، ۱۷۷

۵۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱۶: ۲۲

۶۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۹۰

۷۔ ابن حجر کئی، الصواعق المحرقة، ۲: ۴۶۶

تزیین اللہ ﷻ الجنة بالحسن و الحسن علیہما السلام

﴿ اللہ تعالیٰ کا حسین کریمین علیہما السلام کی موجودگی کے ذریعے جنت کو آراستہ کرنا ﴾

۱۱۰۔ عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ، أن رسول اللہ ﷺ قال: الحسن و الحسين شنفا العرش و لیسا بمعلقین، و إن النبی ﷺ قال: إذا استقر أهل الجنة فی الجنة، قالت الجنة: یا رب! وعدتني أن تزینني برکین من أركانک! قال: أولم أزینک بالحسن و الحسنین؟ (۱۱۰)

”عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا

(۱۱۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱: ۱۰۸، رقم: ۳۳۷

۲۔ پیشی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۴

۳۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۱: ۲۷۸

۴۔ عسقلانی، لسان المیزان، ۱: ۲۵۷، رقم: ۸۰۴

۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۲: ۲۳۹، رقم: ۶۹۷

۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳: ۲۲۸

۷۔ مناوی، فیض القدیر، ۳: ۳۱۵

۸۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقة، ۲: ۵۶۲

تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دوستوں ہیں)۔“

۱۱۱۔ عن أنس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: فحوت الجنة علي النار فقالت: أنا خير منك، فقالت النار: بل أنا خير منك، فقالت لها الجنة إستفهاما: و ممه؟ قالت: لأن في الجابرة و نمرود و فرعون فأسكتت، فأوحى الله اليها: لا تخضعين، لأزينن ركنيك بالحسن و الحسين، فماست كما تميمس العروس في خدرها۔ (۱۱۱)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں، دوزخ نے کہا: میں تم سے بہتر ہوں۔ جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا: اس لئے کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر حکمران فرعون اور نمرود ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا: تو عاجز و لاجواب نہ ہو، میں تیرے دوستوں کو حسن اور حسین کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرمائی جیسے دلہن شرماتی ہے۔“

(۱۱۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۱۲۸، رقم: ۷۱۲۰

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۴

اس حدیث کے ایک راوی ”عباد بن صہیب“ پر بعض محدثین نے کلام کیا ہے مگر امام احمد بن حنبل، ابوداؤد، عبدان اھوازى نے اس کو صادق قرار دیا اور یحییٰ بن معین نے ابو عاصم انبیل سے اس کی روایت ثابت کی ہے۔

۱۔ ابن شاپین، تاریخ اساء الثقات، ۱: ۱۷۱

۲۔ ذہبی، المغنی فی الضعفاء، ۱: ۳۲۶

۳۔ ابن عدی، الکامل، ۴: ۳۳۷

۱۱۲۔ عن العباس بن زريع الأزدي عن أبيه مرفوعاً، قال: قالت الجنة: يا رب! حسنتي فحسن أركانتي، قال: قد حسنت أركانك بالحسن و الحسين۔ (۱۱۲)

”حضرت عباس بن زريع ازدي اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جنت نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے حسین و جمیل بنایا ہے تو میرے ستونوں کو بھی حسین بنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تیرے ستونوں کو حسن اور حسین علیہما السلام کے ذریعے حسین و جمیل بنا دیا ہے۔“

(۱۱۲) ۱۔ عسقلانی، لسان المیزان، ۶: ۲۳۱، رقم: ۸۴۸

۲۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۷: ۱۵۷، رقم: ۹۴۵۸

۳۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۱: ۲۸۷

فصل : ۳۴

یکون الحسن و الحسین علیہما السلام فی قبة تحت العرش

یوم القيامة

﴿حسین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن عرش الہی کے

گنبد کے نیچے ہوں گے﴾

۱۱۳۔ عن ابی موسیٰ الأشعریؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: أنا و علی و فاطمة و الحسن و الحسین یوم القيامة فی قبة تحت العرش۔ (۱۱۳)

”حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین قیامت کے دن عرش کے گنبد کے نیچے ہوں گے۔“

۱۱۴۔ عن عمر بن الخطابؓ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: إن فاطمة و علیا و الحسن و الحسین فی حظيرة القدس فی قبة بیضاء سقفها عرش الرحمن۔ (۱۱۴)

(۱۱۳) ۱۔ بیٹھی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۴

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۴: ۱۰۰، رقم: ۳۴۱۷۷

۳۔ عسقلانی، لسان المیزان، ۲: ۹۴

۴۔ زرقانی، شرح الموطا، ۴: ۴۴۳

(۱۱۴) ۱۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، ۱۴: ۶۱

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۴: ۹۸، رقم: ۳۴۱۷۷

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک فاطمہ، علی، حسن اور حسین جنت الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے جس کی چھت عرش خداوندی ہوگا۔“

۱۱۵۔ عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: فی الجنة درجة تدعى الوسلیة؟ فإذا سألتم الله فسلوا لی الوسیة؟ قالوا: یا رسول الله! من یسکن معک؟ قال: علی و فاطمة و الحسن و الحسین۔ (۱۱۵)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک مقام ہے جسے وسیلہ کہتے ہیں، پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! (وہاں) آپ کے ساتھ کون رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی، فاطمہ اور حسین و حسین (وہاں پر میرے ساتھ رہیں گے)۔“

فصل : ۳۵

يكون الحسن و الحسين عليهما السلام مع رسول الله ﷺ

يوم القيامة

﴿حسين كريمين عليهما السلام قيا مت کے دن حضور ﷺ﴾

کے ساتھ رہیں گے ﴿﴾

۱۱۶۔ عن علي ﷺ قال: دخل علي رسول الله ﷺ و انا نائم على المنامة فاستسقى الحسن او الحسين قال فقام النبي ﷺ الى شاة لنا بكي فحلبها فدرت فجاءه الحسن فنحاه النبي ﷺ فقالت فاطمة: يا رسول الله صلى الله عليك و سلم! كانه احبهما اليك قال: لا ولكنه استسقى قبله، ثم قال: ايني و اياك و هذين و هذا الراقد في مكان واحد يوم القيامة۔ (۱۱۶)

”حضرت علی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے بستر پر سویا ہوا تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی

۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۰۱، رقم: ۷۹۲

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳: ۲۲۸

۳۔ شیبانی، السنۃ، ۲: ۵۹۸، رقم: ۱۳۳۲

۴۔ بزار، المسند، ۳: ۳۰، رقم: ۷۷۹

۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۰

۶۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۹۲، رقم: ۱۱۸۳

۷۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۲۵

ایک) نے پانی مانگا۔ آپ ﷺ ہماری بکری کے پاس آئے جو بہت کم دودھ والی تھی۔ پس آپ ﷺ نے اس کا دودھ نکالا تو اس نے بہت زیادہ دودھ دیا، پس حسن علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ لگتا ہے یہ آپ کو ان دونوں میں زیادہ پیارا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ اس نے پہلے پانی مانگا تھا پھر فرمایا: میں، آپ، یہ دونوں اور یہ سونے والا (حضرت علی رضی اللہ عنہ کیونکہ وہ ابھی سوکر اٹھے ہی تھے) قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔“

۱۱۷۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: ان النبي ﷺ دخل على فاطمة رضی اللہ عنہا فقال: أنى و ایاک و هذا النائم..... یعنی علیا..... و هما..... یعنی الحسن و الحسين..... لفي مكان واحد يوم القيامة۔ (۱۱۷)

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی علی وہ ابھی سوکر اٹھے ہی تھے) اور یہ دونوں یعنی حسن اور حسین علیہما السلام قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔“

۱۱۸۔ عن أبي فاختة رضی اللہ عنہ قال: كان النبي ﷺ و علی و فاطمة و الحسن و الحسين في بيت فاستسقى الحسن، فقام رسول الله ﷺ

(۱۱۷) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۴۷، رقم: ۴۶۶۴

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۶

۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۱

حاکم نے اس روایت کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔

فی جوف اللیل، فسقاه، فسأله الحسین فأبى أن یسقیه، فقیل: یا رسول الله صلی الله علیک وسلم! کأن حسنا أحب الیک من حسین؟ قال: لا ولكنه استسقانی قبله، ثم قال النبی ﷺ: یا فاطمة! أنا و انت و هذین وهذا الراقد (لعلى) فی مقام واحد یوم القیامة۔ (۱۱۸)

”حضرت ابو فاختہ (سعید بن علاقہ) ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ، علی، فاطمہ، اور حسن و حسین ؓ گھر پر تھے کہ حسن نے پانی مانگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے آدھی رات کو اٹھ کر اسے پانی پلایا۔ (اسی دوران جبکہ حضور ﷺ حضرت حسن ؓ کو پانی پلانے ہی والے تھے) کہ حضرت حسین ؓ نے وہی پانی طلب کیا، جسے حضور ﷺ نے پہلے دینے سے انکار فرمایا (کیونکہ حسین ؓ ان سے قبل پانی مانگ چکے تھے اور حضور ﷺ اسی ترتیب سے دینا چاہتے تھے یہ بغرض تعلیم و تربیت تھا)۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی الله علیک وسلم! لگتا ہے کہ آپ کو حسین سے زیادہ حسن محبوب ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وجہ نہیں بلکہ حسن نے حسین سے پہلے مانگا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! میں، تم، یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (یعنی علی) قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔“

استعاذة النبي ﷺ للحسن والحسين عليهما السلام

﴿ حضور ﷺ کا حسین کریمین علیہما السلام کے لئے خصوصی دم فرمانا ﴾

۱۱۹۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: کان النبی ﷺ یعوذ الحسن والحسين، ویقول: إن أباکما کان یعوذ بها إسماعیل وإسحاق: أعوذ بکلمات اللہ التامة من کل شیطان وهامة و من کل عین لامة۔ (۱۱۹)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حسن و حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کے لئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے ”میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔“

۱۲۰۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال: کان النبی ﷺ یعوذ حسنا و حسینا، فیقول: أعیذکما بکلمات اللہ التامات من کل شیطان و هامة و من کل عین لامة۔ قال: و قال النبی ﷺ: عوذوا بها أبنائکم، فإن إبراہیم کان یعوذ بها ابنیہ إسماعیل و إسحاق۔ (۱۲۰)

(۱۱۹) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۲۳۳، کتاب الانبیاء، رقم: ۳۱۹۱

۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۱۶۴، کتاب الطب، رقم: ۳۵۲۵

(۱۲۰) ۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۴: ۳۳۶، رقم: ۷۹۸۷

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۹: ۷۹

۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۵: ۱۱۳

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حسن و حسین علیہما السلام کو دم کرتے ہوئے فرماتے تھے: میں تمہارے لئے اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں، اور آپ ﷺ نے (امت کیلئے بھی) فرمایا: تم اپنے بیٹوں کو انہی الفاظ کے ساتھ دم کیا کرو کیونکہ ابراہیم (علیہ السلام) اپنے بیٹوں اسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام) کو ان کلمات سے دم کیا کرتے تھے۔“

۱۲۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال کان النبی ﷺ یعوذ الحسن و الحسين: أعیذکما بکلمات اللہ التامة من کل شیطان و هامة و من کل عین لامة۔ ثم یقول: کان أبوکم یعوذ بهما إسماعیل و إسحاق۔ (۱۲۱)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حسن و حسین علیہما السلام کو (ان کلمات کے ساتھ) دم کیا کرتے تھے: میں

۱۔ ابوداؤد، السنن، ۴: ۲۳۵، کتاب السنن، رقم: ۴۷۳۷

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۲۵۰، رقم: ۱۰۸۴۵

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۳۶، رقم: ۲۱۱۲

۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۲۹۱، رقم: ۱۰۱۲

۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۳، رقم: ۴۷۸۱

۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۵: ۴۷، رقم: ۲۳۵۷۷

۷۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۳۶، رقم: ۴

۸۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۰۱، رقم: ۴۷۹۳

۹۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۳۱، رقم: ۷۷

۱۰۔ بخاری، خلق افعال العباد، ۱: ۹۷

۱۱۔ ابن جوزی، تلخیص البلیس، ۱: ۴۸

تمہیں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اور ہر نظر بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، پھر ارشاد فرماتے: تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام) بھی انہی کلمات کے ساتھ اپنے بیٹوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کو دم کیا کرتے تھے۔“

۱۲۲۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: کنا جلوسا مع رسول اللہ ﷺ إذ مر به الحسن و الحسين و هما صبيان، فقال: هاتوا ابني أعوذ هما بما عوذ به إبراهيم إبنیه إسماعیل و إسحاق، قال: أعيذ كما بكلمات الله التامة من كل عين لامة و من كل شیطان و هامة۔ (۱۲۲)

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حسن و حسین علیہما السلام جو کہ ابھی بچے تھے، آپ ﷺ کے پاس سے گزرے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے دونوں بیٹوں کو لاؤ، میں انہیں دم کر دوں جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کو دم کیا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر نظر بد سے، ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔“

۱۲۳۔ عن زید بن أرقم ؓ قال: إني سمعت رسول الله ﷺ يقول:

(۱۲۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۷۲، رقم: ۹۹۸۴

۲۔ بزار، المصنف، ۴: ۳۰، رقم: ۱۳۸۳

۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳: ۲۲۳

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۵: ۱۱۳

۵۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۸۷

اللهم! أستودعكهما و صالح المؤمنين يعني الحسن و الحسين - (١٢٣)

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے اللہ! میں ان دونوں حسن و حسین کو اور نیک مومنین کو تیری حفاظت خاص میں دیتا ہوں۔“

(١٢٣) ١۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ٥: ٨٥، رقم: ٥٠٣٧

٢۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ٩: ١٩٣

٣۔ ہندی، کنز العمال، ١٢: ١١٩، رقم: ٣٣٢٨١

ضوء الطريق للحسن و الحسين عليهما السلام ببرقة

﴿ آسمانی بجلی کا حسین کریمین علیہما السلام کے لئے راستہ روشن کرنا ﴾

۱۲۴۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء، فإذا سجد وثب الحسن و الحسين علي ظهره، فإذا رفع رأسه أخذهما بيده من خلفه اخذاً رقيقاً و يضعهما على الأرض، فإذا عاد، عادا حتى قضى صلاته، أقعدهما علي فخذيته، قال: فقمتم إليه، فقلت: يا رسول الله! أردهما فبرقت برقة، فقال: لهما: الحقا بأمكما، قال: فمكث ضوءها حتى دخلا۔ (۱۲۴)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کے ہمراہ نمازِ عشاء ادا کر رہے تھے، جب آپ سجدے میں گئے تو حضرت حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلى الله عليه وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب آپ صلى الله عليه وسلم نے سجدے

۱۔ (۱۲۴) ۱۔ احمد بن حنبل، المستدرک، ۲: ۵۱۳، رقم: ۱۰۶۶۹

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۱، رقم: ۲۶۵۹

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۳، رقم: ۴۷۸۲

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱

۵۔ ابن عدی، الکامل، ۶: ۸۱، رقم: ۱۶۱۵

۶۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۶

۷۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۵۸

۸۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۲: ۱۲۴

سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو اپنے پیچھے سے نرمی سے پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب آپ ﷺ دوبارہ سجدے میں گئے تو حسن اور حسین علیہما السلام نے دوبارہ ایسے ہی کیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے نماز مکمل کرنے کے بعد دونوں کو اپنی (مبارک) رانوں پر بٹھا لیا۔ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! میں انہیں واپس چھوڑ آتا ہوں۔ پس اچانک آسمانی بجلی چمکی اور آپ ﷺ نے (حسین کریمین علیہما السلام) کو فرمایا کہ اپنی والدہ کے پاس چلے جاؤ۔ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کے گھر میں داخل ہونے تک وہ روشنی برقرار رہی۔‘

تشجيع النبی ﷺ و جبریل ﷺ للحسنین علیہما السلام علی

المصارعة

﴿ حضور ﷺ اور جبریل ﷺ کا حسین کریمین علیہما السلام کو داد دینا ﴾

۱۲۵۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: كان الحسن و الحسين عليهما السلام يصطرعان بين يدي رسول الله ﷺ، فكان رسول الله ﷺ يقول: هي حسن۔ فقالت فاطمة سلام الله عليها: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! لم تقول هي حسن؟ فقال: إن جبريل يقول: هي حسين۔ (۱۲۵) ”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے حسین کریمین علیہما السلام کشتی لڑ رہے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: حسن جلدی کرو۔ سیدہ فاطمہ سلام الله عليها نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ صرف حسن کو ہی ایسا کیوں فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: کیونکہ جبریل امین حسین کو جلدی کرنے کا کہہ کر داد دے رہے تھے۔“

۱۲۶۔ عن محمد بن علي رضي الله عنهما قال: اصطرع الحسن و الحسين رضي الله عنهما عند رسول الله ﷺ، فجعل رسول الله ﷺ يقول: هي حسن۔ قالت له فاطمة: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! تعين الحسن

(۱۲۵) ۱۔ ابویعلیٰ، المجمع، ۱: ۱۷۱، رقم: ۱۹۶

۲۔ عسقلانی، الاصابہ، ۲: ۷۷، رقم: ۱۷۲۶

۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۲: ۲۶

۴۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۳۴

۵۔ ابن عدی، الکامل، ۵: ۱۸، رقم: ۱۱۹۱

كانه أحب إليك من الحسين؟ قال: إن جبريل يعين الحسين و أنا أحب أن أعين الحسن۔ (۱۲۶)

”محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے حسین کریمین علیہما السلام کشتی لڑ رہے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: حسن جلدی کرو۔ آپ ﷺ سے سیدہ فاطمہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ حسن کی مدد فرما رہے ہیں لگتا ہے وہ آپ کو حسین سے زیادہ پیارا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) جبریل حسین کی مدد کر رہے تھے اسلئے میں نے چاہا کہ حسن کی مدد کروں۔“

۱۲۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: اتخذ الحسن والحسين عند رسول الله ﷺ، فجعل يقول: هي يا حسن! خذ يا حسن! فقالت عائشة: تعين الكبير على الصغير۔ فقال: إن جبريل يقول: خذ يا حسين۔ (۱۲۷)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کو پکڑنے میں کوشاں تھے کہ آپ ﷺ فرمانے لگے حسن جلدی کرو! حسن پکڑ لو تو اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ چھوٹے کے مقابلے میں بڑے کی مدد فرما رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اس لئے کہ) جبریل امین (پہلے سے ہی) حسین کو حوصلہ دلاتے ہوئے پکڑ لو، پکڑ لو کہہ رہے تھے۔“

۱۔ (۱۲۶)۔ بیہقی، مسند الحارث، ۲: ۹۱۰، رقم ۹۹۲

۲۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲: ۳۶۵

۳۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۳۴

(۱۲۷) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳: ۲۲۳

فصل : ۳۹

كان النبي ﷺ يقبل الحسن و الحسين عليهما السلام

﴿ حضور ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کا بوسہ لیتے تھے ﴾

۱۲۸۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال: خرج علينا رسول الله ﷺ و معه حسن و حسين، هذا على عاتقه و هذا على عاتقه، و هو يلثم هذا مرة و يلثم هذا مرة۔ (۱۲۸)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حسنین کریمین علیہما السلام تھے ایک (شہزادہ) ایک کندھے پر سوار تھا اور دوسرا دوسرے کندھے پر آپ ﷺ دونوں کو باری باری چوم رہے تھے۔“

۱۲۹۔ عن ابی المعدل عطية الطفاوى عن أبيه أن أم سلمة حدثته قالت: بينما رسول الله ﷺ في بيتي يوما اذ قالت الخادم أن عليا و فاطمة بالسدة، قالت: فقال لي: قومي فتحي لي عن أهل بيتي، قالت:

(۱۲۸) ۱۔ احمد بن حنبل، المستدرک، ۲: ۴۰۰، رقم: ۹۶۷۱

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۷۷۷، رقم: ۱۳۷۶

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۲، رقم: ۴۷۷۷

۴۔ پیشی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۹

۵۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۶: ۲۲۸

۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابة، ۲: ۷۱

۷۔ مناوی، فیض القدر، ۶: ۳۲

فقمتم فتشحت في البيت قريبا، فدخل عليّ و فاطمة و معهما الحسن و الحسين و هما صبيان صغيران، فأخذ الصبيين فوضعهما في حجره فقبلهما۔ (۱۲۹)

”ابومعدل عطیہ طفاوی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف فرما تھے خادم نے عرض کیا: دروازے پر علی اور فاطمہ علیہما السلام آئے ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ نے حکم فرمایا: ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی، پس علی، فاطمہ اور حسین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ ﷺ نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔“

۱۳۰۔ عن يعلى بن مرة رضي الله عنه قال: إن حسنا و حسينا أقبلا يمشيان إلى رسول الله ﷺ، فلما جاء أحدهما جعل يده في عنقه، ثم جاء الآخر فجعل يده الأخرى في عنقه، فقبل هذا، ثم قبل هذا۔ (۱۳۰)

۱ (۱۲۹)۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۹۶، رقم: ۲۶۵۸۲

۲۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۳۸۵

۳۔ پیشی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۶

۴۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۲۴

۱ (۱۳۰)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۲۳، رقم: ۲۵۸۷

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۲۷۷، رقم: ۷۰۳

۳۔ قضاعی، مسند الشہاب، ۱: ۵۰، رقم: ۲۶

۴۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۲۴

”حضرت یعلیٰ بن مرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حسن و حسین علیہما السلام حضور ﷺ کی طرف چلتے ہوئے آئے، جب ان میں سے ایک آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا تو آپ ﷺ نے اپنے ایک بازو سے اسے گلے لگا لیا، پھر جب دوسرا پہنچا تو دوسرے بازو سے اسے گلے لگا لیا، پھر دونوں کو باری باری چومنے لگے۔“

۱۳۱۔ عن عتبة بن غزوان ؓ قال: بينما رسول الله ﷺ جالس إذ جاء الحسن و الحسين فركبا ظهره، فوضعهما في حجره فجعل يقبل هذا مرة و هذا مرة۔ (۱۳۱)

”عتبہ بن غزوان ؓ بیان کرتے ہیں آپ ﷺ تشریف فرما تھے کہ حسن و حسین علیہما السلام آئے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، آپ ﷺ نے ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور باری باری دونوں کو چومنے لگے۔“

فصل : ۴۰

ذہب النبی ﷺ للمباہلہ و معہ الحسن و الحسین علیہما السلام

﴿ حضور ﷺ مباہلہ کے وقت حسنین کریمین علیہما السلام کو اپنے ساتھ لے گئے ﴾

۱۳۲۔ عن الشعبي رضی اللہ عنہ قال: لما أراد رسول الله ﷺ أن يلا عن أهل نجران، أخذ بيد الحسن والحسين و كانت فاطمة تمشي خلفه۔ (۱۳۲)

”حضرت شعبي رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اہل نجران کے ساتھ مباہلہ کا ارادہ فرمایا تو حسنین کریمین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے لیا اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل رہی تھیں۔“

۱۳۳۔ عن ابن زيد قال: قيل لرسول الله ﷺ: لو لاعنت القوم بمن كنت تأتي حين قلت: ابناؤنا و ابناؤكم قال: حسن و حسين۔ (۱۳۳)

”ابن زید سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر آپ ﷺ کا عیسائی قوم کے ساتھ مباہلہ ہو جاتا تو آپ ﷺ اپنے قول ہمارے بیٹے اور تمہارے بیٹے کے مصداق کن کو اپنے ساتھ لاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(۱۳۲)۔ ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۹، رقم: ۳۶۱۸۴

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۲۶، رقم: ۳۷۰۱۴

۳۔ عسقلانی، فتح الباری، ۸: ۹۴، رقم: ۴۱۱۹

(۱۳۳) طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۳: ۳۰۱

حسن اور حسین کو۔“

۱۳۴۔ عن علباء بن احمر الیشکری قال: لما نزلت هذه الآية (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ وَ نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ) أرسل رسول الله ﷺ الى علي و فاطمة و ابنيهما الحسن والحسين۔ (۱۳۴)

”علباء بن احمر یشکری سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اے حبیب فرما دیجئے! آؤ بلا تے ہیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ اور ان کے بیٹوں حسن و حسین علیہم السلام کو بلا بھیجا۔“

۱۳۵۔ عن جابر رضی اللہ عنہ أن وفد نجران اتوا النبي ﷺ فقالوا: ما تقول في عيسى بن مريم؟ فقال: هو روح الله و كلمته و عبد الله و رسوله۔ قالوا له: هل لك أن نلاعنك؟ إنه ليس كذلك۔ قال: و ذاك أحب إليكم؟ قالوا: نعم۔ قال: فإذا شئتم فجاء النبي ﷺ و جمع ولده و الحسن والحسين۔ (۱۳۵)

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ روح اللہ، کلمتہ اللہ، اللہ کے بندے اور

۱ (۱۳۴)۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۳: ۳۰۱

۲۔ سیوطی، الدر المنثور، ۲: ۲۳۳

۱ (۱۳۵)۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۶۳۹، رقم: ۴۱۵۷

۲۔ سیوطی، الدر المنثور، ۲: ۲۳۱

اس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ مباحلہ کرتے ہیں کہ عیسیٰ ایسے نہ تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے تمہاری مرضی۔ پھر آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن و حسین علیہما السلام کو ساتھ لے جانے کے لئے جمع کیا۔“

مآخذ و مراجع

- ۱- القرآن الحكيم
- ۲- ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمانی کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/ ۷۷۶-۸۲۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ۱۴۰۹ھ۔
- ۳- ابن اشیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (۵۵۵-۶۳۰ھ/ ۱۱۶۰-۱۲۳۳ھ)۔ اسد الغالبہ فی معرفۃ الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔
- ۴- ابن احمد خطیب، ابو العباس احمد بن احمد (م - ۸۱۰ھ)۔ وسیلۃ الاسلام بالنبی ﷺ۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۸۴ء
- ۵- ابن جارود، ابو محمد عبداللہ بن علی الشیخا پوری (م : ۳۰۷ھ)۔ المنہجی۔ بیروت، لبنان: موسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔
- ۶- ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ صفوۃ الصفوہ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔
- ۷- ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ العلل المعاصیہ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ۔
- ۸- ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ التحقیق فی احادیث الخلفاء۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ۔
- ۹- ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ تلخیص ابلیس۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العربی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

- ۱۰- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۳-۹۶۵ء)۔ صحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۳ء۔
- ۱۱- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۳-۹۶۵ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔
- ۱۲- ابن حجر کئی، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی یتیمی (م ۹۷۳ھ)۔ الصواعق المحرقة علی اهل الرض والصلال والنزندیة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۹۹۷ء۔
- ۱۳- ابن حزم، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلیسی (۳۸۳-۴۵۶ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۴ء)۔ المحلی۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدہ۔
- ۱۴- ابن حیان، ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الأنصاری (۲۷۴-۳۶۹ھ)۔ طبقات المحدثین بأصحابان۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔
- ۱۵- ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ/ ۸۳۸-۹۲۴ء)۔ صحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔
- ۱۶- ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ / ۷۷۸-۸۵۱ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔
- ۱۷- ابن راشد، معمر ازدی (م - ۱۵۱ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ الایمان، ۱۹۹۵ء۔
- ۱۸- ابن رشد، ابو الولید محمد بن احمد بن محمد (م - ۵۵۹ھ)۔ بدلیۃ الجہد۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔
- ۱۹- ابن شاپہن، ابو حفص عمر بن احمد الواعظ (۲۹۷-۳۸۵ھ)۔ تاریخ اسماء الثقات۔

کویت: الدارالتفہیة، ۱۴۰۴ھ۔

- ۲۰۔ ابن عبدالبر، ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد (۳۶۸-۳۷۳ھ / ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔ بیروت، لبنان: دارالنجیل، ۱۴۱۲ھ۔
- ۲۱۔ ابن عبدالبر، ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد (۳۶۸-۳۷۳ھ / ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔
التمہید۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والخزوان الإسلامیة، ۱۳۸۷ھ۔
- ۲۲۔ ابن عدی، ابو احمد عبداللہ جرجانی (۲۷۷-۳۶۵ھ)۔ الکامل فی ضعفاء الرجال۔
بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۸ء۔
- ۲۳۔ ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین دمشقی
(۲۹۹-۵۷۱ھ / ۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)۔
بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۱ء۔
- ۲۴۔ ابن قانع، ابو الحسین عبدالباقی بن قانع (۲۶۵-۳۵۱ھ)۔ معجم الصحابة۔ المدینة
المنورة، سعودی عرب: مکتبۃ الغرباء الأثریة، ۱۴۱۸ھ۔
- ۲۵۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۷۰-۷۷۷ھ / ۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ البدایہ
والنہایہ۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء۔
- ۲۶۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۷۰-۷۷۷ھ / ۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ تفسیر
القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء۔
- ۲۷۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۷۰-۷۷۷ھ / ۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ فصول من
السیرة۔ بیروت، لبنان: مؤسسه علوم القرآن، دار القلم، ۱۳۹۹ھ۔
- ۲۸۔ ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ / ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ السنن۔
بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء۔
- ۲۹۔ ابن ملقن انصاری، عمر بن علی (۷۷۳-۸۰۴ھ)۔ خلاصۃ البدر المہمیر۔ ریاض،

- سعودی عرب: مکتبہ الرشید، ۱۴۱۰ھ۔
- ۳۰۔ ابن موی، أبو الحسن یوسف الحنّسی۔ المختصر من المختصر من مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب۔
- ۳۱۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ / ۸۱۷-۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۱۴۔
- ۳۲۔ ابو نعیم، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موی بن مهران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ / ۹۳۸-۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء۔
- ۳۳۔ ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ / ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دارالمأمون للطباعت، ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۳ء۔
- ۳۴۔ ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ / ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ فیصل آباد، پاکستان: ادارۃ العلوم والاثریہ، ۱۴۰۷ھ۔
- ۳۵۔ احمد بن حنبل، ابو عبداللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ / ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔
- ۳۶۔ احمد بن حنبل، ابو عبداللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ / ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء۔
- ۳۷۔ بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ / ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الادب المفرد۔ بیروت، لبنان: دارالبشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۹ء۔
- ۳۸۔ بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ / ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دارالقلم، ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء۔
- ۳۹۔ بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ / ۸۱۰-

- ۸۷۰ء)۔ خلق افعال العباد۔ رياض، سعودي عرب: دارالمعارف السعوديه، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔
- ۳۰۔ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالحق بصرى (۲۱۰-۲۹۲ھ / ۸۲۵-۹۰۵ء)۔
المسند۔ بيروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔
- ۳۱۔ بغوی، ابو محمد حسين بن مسعود بن محمد (۳۳۶-۵۱۶ھ/۱۰۴۲-۱۱۲۲ء)۔ معالم
التقزيل۔ بيروت، لبنان: دارالمعرفه، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
- ۳۲۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسين بن علی بن عبد اللہ بن موسىٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ /
۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودي عرب: مکتبہ دارالباز، ۱۴۱۴ھ /
۱۹۹۴ء۔
- ۳۳۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسين بن علی بن عبد اللہ بن موسىٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ /
۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ المدخل إلى السنن الکبریٰ۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی،
۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔
- ۳۴۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسىٰ بن ضحاک سلمی، (۲۱۰-۲۷۹ھ /
۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بيروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
- ۳۵۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک
على البخاری۔ بيروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۳۶۔ حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۴۰ھ)۔ البیان والتعريف۔ بيروت، لبنان:
دار الکتب العربی، ۱۴۰۱ھ۔
- ۳۷۔ حکمی، حافظ بن احمد (۱۳۴۷-۱۳۴۷ھ)۔ معارج القبول بشرح سلم الوصول إلى
علم الاصول۔ دامام: دار ابن قیم، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۳۸۔ حلبی، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ السیرة الحلبیة/ انسان المعین۔ بيروت،

لبنان، دارالمعرفة، ۱۴۰۰ھ۔

- ۴۹۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔
- ۵۰۔ دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/۹۱۸-۹۹۵ء)۔ علل۔ ریاض، سعودی عرب: دارطیبہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء
- ۵۱۔ دورقی، ابو عبد اللہ احمد بن ابراہیم بن کثیر (۱۶۸-۲۴۶ھ)۔ مسند سعد بن ابی وقاص۔ بیروت، لبنان: دارالبيشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۷ھ۔
- ۵۲۔ دولابی، الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (۲۲۴-۳۱۰ھ)۔ الذریۃ الطاہرہ النبویہ۔ کویت: الدار السلفیہ، ۱۴۰۷ھ۔
- ۵۳۔ ویلی، ابو شجاع شیرویہ بن شہدار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمدانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ الفردوس بما ثور الخطاب۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔
- ۵۴۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ سیر اعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۳ھ۔
- ۵۵۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ بیروت۔ لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔
- ۵۶۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ المغنی فی الضعفاء۔
- ۵۷۔ رامہرمزی، ابو الحسن بن عبدالرحمن بن خلاد (م) (۶۵۷ھ)۔ أمثال الحديث۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیہ، ۱۴۰۹ھ۔
- ۵۸۔ رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون (م) (۳۰۷ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسة قرطبہ،

- ۱۲۱ھ

۵۹- زرقانی، ابو عبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵ھ-۱۱۲۲ھ/۱۶۳۵-۱۷۱۰ء)۔ شرح الموطا۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۶۰- سخاوی، شمس الدین محمد بن عبدالرحمن (۸۳۱ھ/۹۰۲ء)۔ استیلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ ودوی الشرف۔ بیروت، لبنان: دارالمدیئہ، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۶۱- سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ المخصائص الکبریٰ۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۶۲- سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۶۳- سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ تنویر الحواکک شرح موطا مالک۔ مصر: مکتبہ التجاریہ الکبریٰ، ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء۔

۶۴- شاشی، ابوسعید ہشتم بن کلیب بن شرتح (م ۳۳۵ھ/۹۴۶ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۶۵- شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰-۱۸۳۳ء)۔ نیل الاوطار شرح منشی الاخبار۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

۶۶- شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰-۱۸۳۳ء)۔ درالصحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ۔ دمشق، شام: دارالفکر، ۱۴۹۴ھ/۱۹۸۴ء۔

- ٦٤- شيباني، ابوبكر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦- ٢٨٤هـ / ٨٢٢- ٩٠٠ع).
الآحاد والمثاني- رياض، سعودي عرب: دارالراية، ١٣١١هـ / ١٩٩١ء-
- ٦٨- شيباني، ابوبكر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شيباني (٢٠٦- ٢٨٤هـ / ٨٢٢- ٩٠٠ع).
السنه- بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٤٠٠هـ-
- ٦٩- صنعاني، محمد بن اسماعيل (٤٤٣- ٨٥٢هـ). سبل السلام شرح بلوغ المرام-
بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، ١٣٤٩هـ-
- ٤٠- صيداوي، محمد بن احمد بن جميع، أبو الحسين (٣٠٥- ٣٠٢هـ). معجم الشيوخ- بيروت،
لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٥هـ-
- ٤١- طبراني، سليمان بن احمد (٢٦٠- ٣٦٠هـ / ٨٤٣- ٩٤١ع). المعجم الاوسط- رياض،
سعودي عرب: مكتبة المعارف، ١٤٠٥هـ / ١٩٨٥ء-
- ٤٢- طبراني، سليمان بن احمد (٢٦٠- ٣٦٠هـ / ٨٤٣- ٩٤١ع). المعجم الصغير- بيروت،
لبنان: دارالكتب العلمية، ١٤٠٣هـ / ١٩٨٣ء-
- ٤٣- طبراني، سليمان بن احمد (٢٦٠- ٣٦٠هـ / ٨٤٣- ٩٤١ع). المعجم الكبير- موصل،
عراق: مطبعة الزهراء الحديثة-
- ٤٤- طبراني، سليمان بن احمد (٢٦٠- ٣٦٠هـ / ٨٤٣- ٩٤١ع). المعجم الكبير- قاهره، مصر:
مكتبة ابن تيميه-
- ٤٥- طبري، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٣- ٣١٠هـ / ٨٣٩- ٩٢٣ع). جامع البيان
في تفسير القرآن- بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٣٠٠هـ / ١٩٨٠ء-
- ٤٦- طياحي، ابو داود سليمان بن داود جارود (١٣٣- ٢٠٢هـ / ٤٥١- ٨١٩ع). المسند-
بيروت، لبنان: دار المعرفه-
- ٤٧- عبدالرزاق، ابوبكر بن همام بن نافع صنعاني (١٢٦- ٢١١هـ / ٤٣٣- ٨٢٦ع).

- المصنف - بيروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔
- ۷۸- عجلونی، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷-۱۱۶۲ھ / ۱۶۷۶-۱۷۷۹ء)۔ کشف الخفاء ومزیل الالباس۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔
- ۷۹- عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ / ۱۳۷۲-۱۴۳۹ء)۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دارالجلیل، ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۲ء۔
- ۸۰- عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ / ۱۳۷۲-۱۴۳۹ء)۔ تلخیص الخیر۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: ۱۴۲۴ھ / ۱۹۶۳ء۔
- ۸۱- عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ / ۱۳۷۲-۱۴۳۹ء)۔ تہذیب التہذیب۔ بیروت، لبنان، دارالفکر، ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۳ء۔
- ۸۲- عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ / ۱۳۷۲-۱۴۳۹ء)۔ لسان المیزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلیٰ للمطبوعات، ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء۔
- ۸۳- عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ / ۱۳۷۲-۱۴۳۹ء)۔ فتح الباری۔ لاہور، پاکستان: دارنشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء۔
- ۸۴- قرطبی، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ أموی (۲۸۳-۳۸۰ھ / ۸۹۷-۹۹۰ء)۔ الجامع لاحکام القرآن۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی۔
- ۸۵- قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوین فی أخبار قزوین۔ بیروت، لبنان:

دار الكتب العلمية، ١٩٨٤ء۔

٨٦۔ قضاى، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاى (م ٢٥٣ھ/١٠٦٢ء)۔ مسند الشہاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٠٤ھ/١٩٨٦ء۔

٨٧۔ کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (٦٢٠-٨٣٠ھ)۔ مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجہ۔ بیروت، لبنان: دار العربیۃ، ١٣٠٣ھ۔

٨٨۔ مبارک پوری، ابو علامہ عبدالرحمن بن عبد الرحیم (١٢٨٣-١٣٥٣ھ)۔ تحفۃ الاحوذی۔ بیروت، لبنان: دار الكتب العلمية۔

٨٩۔ محاملى، ابو عبد اللہ حسین بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن سعید بن ابان ضمی (٢٣٥-٣٣٠ھ / ٨٢٩-٩٣١ء)۔ الامالی۔ عمان + اردن + الدمام: المکتبۃ الاسلامیہ + دار ابن القیم، ١٣١٢ھ۔

٩٠۔ محبت طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (٦١٥-٦٩٣ھ / ١٢١٨-١٢٩٥ء)۔ ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی۔ جدہ، سعودی عرب: مکتبۃ الصحابہ، ١٣١٥ھ/١٩٩٥ء۔

٩١۔ محبت طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (٦١٥-٦٩٣ھ / ١٢١٨-١٢٩٥ء)۔ الرياض المنزهة فی مناقب العشرہ۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٦ء۔

٩٢۔ مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى عبدالرحمن بن يوسف بن عبدالملك بن يوسف بن علی (٦٥٣-٧٢٢ھ / ١٢٥٦-١٣٣١ء)۔ تہذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٩٣۔ مسلم، ابن الحجاج قشیری (٢٠٦-٢٦١ھ / ٨٢١-٨٤٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

- ۹۴۔ مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۳۳ھ)۔ الاحادیث المختاره۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۹۵۔ مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ فیض القدر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبۃ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔
- ۹۶۔ نبھانی، یوسف بن اسماعیل بن یوسف (۱۲۶۵-۱۳۵۰ھ)۔ الشرف المؤبد لآل محمد۔ فیصل آباد، پاکستان: چشتی کتب خانہ، ۱۹۸۶ء۔
- ۹۷۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔
- ۹۸۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔
- ۹۹۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔
- ۱۰۰۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ خصائص علی۔ کویت: مکتبۃ المعلا، ۱۴۰۶ھ۔
- ۱۰۱۔ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔
- ۱۰۲۔ وادیشی، عمر بن علی بن احمد اندلسی (۷۲۳-۸۰۴ھ)۔ تحفۃ المحتاج الی ادلۃ المحتاج۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دارحراء، ۱۴۰۶ھ۔
- ۱۰۳۔ ہندی، علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین (م - ۹۷۵ھ)۔ کنز العمال فی سنن

- الافعال والاقوال - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء۔
- ۱۰۴۔ بیٹھی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۳۵-۸۰۷ھ / ۱۳۳۵-
۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث + بیروت، لبنان:
دارالکتب العربی، ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء۔
- ۱۰۵۔ بیٹھی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۳۵-۸۰۷ھ / ۱۳۳۵-
۱۴۰۵ء)۔ موارد النظماءن إلی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔
- ۱۰۶۔ بیٹھی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۳۵-۸۰۷ھ / ۱۳۳۵-
۱۴۰۵ء)۔ مستدرک الحارث (زوائد بیٹھی)۔ المدینة المنورة، سعودی عرب: مرکز خدمتہ
السنة والسيرة النبوية، ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۲ء۔